ماہنامہ سیدھا راستہ

اپریل 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**
بلاک بی تھری گجر پورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی دُرستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزیّن، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار ووفا، فنافی الرسول،

امینِ علمِ لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)

قدس سرہٗ العزیز

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت نیّرِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار ووفا، فنافی الرسول

قبلہ علامہ مولانا الحاج منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

مسلسل اشاعت کا تیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

بظلِ عنایت

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرستِ اعلیٰ

خادمِ دینِ اسلام پیر بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم

0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ

خادمِ دینِ اسلام مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی ایم فل

مدیرِ معاون

مفتی محمد آصف یوسفی

علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز

پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی

حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)

محمد عثمان علی یوسفی

حسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ شانِ ماہِ رمضان المبارک	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیرِ یوسفی۔	6
4	افضل کیا کیا اور کون کون؟	10
5	تین کی برکات۔	16
6	تبرُّک بآثارِ الصّالحِین۔	19
7	زکوٰۃ۔	23
8	ماہِ شعبان المعظم کی پندرھویں شب۔	27
9	خطبۂ استقبالِ رمضان المبارک۔	29
10	قیامِ رمضان اور نمازِ تراویح۔	35
11	مقام النسآء۔	38
12	اسلام مزدوروں کے حقوق کا محافظ۔	40
13	حضرت حافظ بابا طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ۔	47

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون وبیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی محمد اعظم یوسفی، احسن علی

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 40 روپے

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

http://www.nagina.tv

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ A-977 بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور

0300-4274936

حمد باری تعالیٰ

ازقلم: صاحبزادہ پیر حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم رحمہ اللہ تعالیٰ

دِلوں کو ذکرِ خالق سے سکوں آئے قرار آئے
چمن میں اُس کی مرضی سے خزاں آئے بہار آئے

اُسی کے نور کے جلوے زمین و آسماں میں ہیں
جہانِ رنگ و بُو میں ہر کہیں وہ جلوہ بار آئے

شمال اُس کا جنوب اُس کا اُسی کے مشرق و مغرب
سمایا ہے ہر اِک شے میں نظر پھر بھی نہ یار آئے

خُدا کے دستِ قُدرت میں ہے شاہی سب جہانوں کی
وہ چاہے تو گدا بن کے جہاں کا تاجدار آئے

خدا کی حمد میں مصروف ہے کونین کی ہر شے
ہر اِک شے کی زباں پر نام اُس کا بار بار آئے

کبھی مشکل زدہ جو بھی پکارے اپنی مشکل میں
تو اِمدادِ اِلٰہی اُس کی بن کے غم گسار آئے

وسیلہ رَحمتِ عالم کا جب دے کے دُعا مانگو
قبولیّت کو فورًا رَحمتِ پروردِگار آئے

جو بندگانِ خدا سے جان و دِل سے پیار کرتے ہیں
خدا کو دوسروں سے اُن پہ زم زَم بڑھ کے پیار آئے

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
انجمن اشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب،
ابوبکر کمپیوٹر سینٹر اور ادارہ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور کی طرف سے تمام قارئینِ کرام کو ماہِ رمضان مبارک ہو۔

شانِ ماہِ رمضان المبارک

ازقلم: امینِ علم لدنی پیر طریقت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مومنو! فرض کیتے نے روزے خدا
گنتری والے دِن ماہِ رمضان دے

فرض سن پہلیاں اُمتاں تے جیویں
پاک اَلفاظ نے پاک قرآن دے

ماہِ رمضان دا راز جو پا گیا
مُتّقی بن گیا جرم بخشا گیا

سُنّتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نوں مناندے رہو
ویہہ (۲۰) تراویحیاں پڑھدے پڑھاندے رہو

فعل اصحابہ (رضی اللہ عنہم) دا سینے لاندے رہو
اَیہو رستے جے جنّت دے وچ جان دے

کرم ویکھو تے سہی ربِ ستّار دا
روزے داراں لئی وعدہ اے دیدار دا

شک کریو نہ اِس وچ ذرا مومنو!
وعدے سب سچّے ہندے نے رَحمان دے

اَیہنوں اپنا مہینہ خدا نے کہیا
لفظ اَیہہ نے مدینے دے سلطان دے

شان اَیہدی اے انج باراں ماہاں دے وچ
شان یوسف سی جیویں بھراواں دے وچ

اَیسے وچ قدر والی حسین رات ہے
بھاگ جاگے نے یارو مسلمان دے

اداریہ

کورونا سے بچاؤ صرف رجوع اِلی اللہ کے ساتھ

چین کے شہر ووہان سے رواں سال جنوری میں شروع ہونے والی وبائی بیماری ''کورونا وائرس'' نے تقریباً پوری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اِس وقت دُنیا کے 150 ممالک میں کورونا رپورٹ ہو چکا ہے اور کوئی ملک بھی اِس کی زد سے محفوظ نظر نہیں آتا' تمام عالمی طاقتیں اور ترقی یافتہ ممالک اپنی تمام تر سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی ترقی کے باوجود اِس کے سامنے بے بس ہو چکے ہیں۔ بلاشبہ کورونا وائرس ایک عالمی وباء کی صورت اِختیار کر چکا ہے۔ جس کی وجہ سے اَب تک 8 ہزار سے زائد اَموات ہو چکی ہیں جن میں ہر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اِضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ لاکھوں کورونا متاثرین قرنطینہ میں زیرِ علاج ہیں۔ اگرچہ اَکثر مریض شفاء یاب بھی ہو رہے ہیں لیکن تشویش ناک بات یہ ہے کہ اِس کا پھیلاؤ کنٹرول نہیں ہو رہا۔

اِس وقت دُنیا میں اِس ہلاکت خیز وباء کے خوف و ہراس کی اَیسی فضاء قائم ہو چکی ہے کہ ہر قسم کی اِنسانی نقل و حرکت جام ہو کر رہ گئی ہے۔ کاروبارِ حیات ٹھپ' تجارتی مراکز اور مارکیٹیں بند' ہوٹل سنسان اور کھیل کے میدان ویران پڑے ہیں۔ اِنسان مصافحہ تو درکنار ایک دوسرے کا سامنا کرنے سے بھی گریزاں ہیں۔ اِس جان لیوا وباء کی وجہ سے سعودی حکومت نے مطاف میں طوافِ خانہ کعبہ پر پابندی اور مسجد نبوی شریف میں داخلہ محدود کرنے کے علاوہ عمرہ ویزہ کا اَجراء بھی معطل کر دیا ہے اور عمرہ پر بھی پابندی لگا دی ہے اور بعض اِسلامی ممالک نے تو مساجد میں باجماعت نماز کی اَدائیگی پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ جبکہ دوسری طرف دشمنانِ اِسلام پر اِسلام کی حقانیت واضح ہونے کی وجہ سے وہ اِسلامی طرزِ زندگی کو اپنانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ واضح ہو کہ امریکی صدر نے اپنے ایک پیغام میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کو کہا ہے کہ وہ اپنی اپنی عبادت گاہوں میں جا کر اللہ ربُّ العزت سے اِس وباء سے نجات کے لئے دُعائیں کریں اور مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ لیکن اِسلام کے پیروکار مسلمان حکمران اِحتیاطی تدابیر کو بہتر اور مؤثر بنانے کی بجائے مساجد (جنت کے باغوں) کو ہی بند کر رہے ہیں۔

کورونا ایک غیر معمولی وباء ہے جس کو اَقوام متحدہ کے عالمی ادارہ صحت نے عالمی وباء قرار دیتے ہوئے عالمی سطح پر اِس کو کنٹرول کرنے کے اَقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ دُنیا کی مشینری اپنے روزمرہ کے معاملات نمٹانے کی بجائے اِس موذی وباء سے بچاؤ کی تدبیریں ڈھونڈنے میں مصروف ہے۔ چنانچہ اَب اِس بات کا بھی خدشہ لاحق ہے کہ اِس سے بچتے بچتے خدانخواستہ کہیں دُنیا بدترین قحط سے دوچار نہ ہو جائے کیونکہ دُنیا بھر کی سٹاک مارکیٹیں پہلے ہی کریش کر چکی ہیں۔

حکومت پاکستان نے بھی اِس مہلک وباء سے بچاؤ کے لئے حفاظتی اور اِحتیاطی اَقدامات کا آغاز کر دیا ہے۔ اِس سلسلہ میں وزیر اعظم کی زیر صدارت قومی سلامتی کمیٹی کے اَجلاس میں ملک بھر کے سرکاری و نجی تعلیمی اداروں' عدالتوں' شادی ہالز و سینما گھروں' مذہبی تقریبات و اِجتماعات کی سردست تین ہفتوں کی بندش کا فیصلہ کیا ہے۔ جبکہ ملک کی تمام سرحدیں ٹرانزٹ ٹریڈ اور راہداری سمیت ہر طرح کی آمد و رفت کے لئے بند کر دی ہیں ماسوا کرتارپور راہداری کے (اسباب اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ) اور بین الاقوامی پروازیں بھی بند کر دی گئی ہیں۔ نیز قومی سلامتی کی ضامن مسلح اَفواج پاکستان کی حسبِ روایت 23 مارچ کو ہونے والی مشترکہ پریڈ بھی منسوخ کر دی گئی ہے۔

وزیراعظم کے معاون خصوصی کے بقول کورونا کی وجہ سے دُنیا کے مسائل میں اضافہ ہورہا ہے۔ اِس حوالہ سے پاکستان میں بھی صورت حال کافی گھمبیر ہے اور موجودہ حالت میں خدانخواستہ ملک میں اَشیائے خوردونوش کی قلت پیدا ہوسکتی ہے کیونکہ پاکستان کو روزمرہ کی سبزیوں، دالوں اور دیگر اَشیائے خوردونوش کے لئے ہمسایہ ملکوں سے رابطے کی مسلسل ضرورت رہتی ہے مگر کورونا کی وجہ سے یہ روابط منقطع ہوگئے ہیں جس وجہ سے اِن اَشیاء کی ملک میں قلت اور مہنگائی کا سامنا ہوسکتا ہے۔

قارئین! کورونا وائرس کے اَسباب میں سب سے بڑا سبب قدرت کی طرف سے حرام جانوروں اور چرند پرند کو بطور غذا اِستعمال کرنا ہے جو اِسلامی تعلیمات کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اِسلام نے پندرہ صدیاں قبل حلال اور حرام کی وضاحت فرماتے ہوئے حرام اَشیاء کے اِستعمال کی ممانعت فرمانے کے علاوہ صفائی ستھرائی اور جسم و بدن کو باقاعدہ پردہ میں ملبوس رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اَب کورونا سے بچاؤ کے لئے سائنسدان جن تدابیر کا درس دے رہے ہیں یہ تو اِسلامی نظام حیات کا جزو لاینفک ہیں۔ لیکن صد حیف کہ اِسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی بجائے ہم گندی ذہنیت کی وجہ سے پراگندہ مغربی تہذیب کی پیروی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اِس کی واضح مثال حال ہی میں ''میرا جسم میری مرضی'' کے نام سے عورت مارچ ہے جس میں ہر قسم کی بے شرمی اور بے حیائی کا نہ صرف مظاہرہ کیا گیا بلکہ بڑی ڈھٹائی سے اِن خرافات کا دفاع کرنے کی کوششیں بھی کی گئی۔

کیا یہ عذاب اِلٰہی کو دعوت دینے کے مترادف نہیں؟ آج اگر محض ایک وائرس نے دُنیا بھر کے اِنسانوں کو خوف و ہراس کی دبیز تہوں میں لپیٹ لیا ہے تو اِس دُنیا کے ٹھیکیداروں اور کسی حد تک خدائی کے دعویداروں اور کروفر والے اِنسانوں کی حیثیت کا بخوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

آج اگر کورونا کے خوف سے طواف خانہ کعبہ بھی بند کردیا گیا ہے اور مسلمان باجماعت نماز کی اَدائیگی کے لئے مساجد میں جانے سے گریزاں ہیں تو کیا یہ ہمارے لئے آزمائشِ خداوندی اور عبرت کا مقام نہیں؟ اِس تناظر میں اِس وباء کو عذابِ اِلٰہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمیں خدا کے حضور سربسجود ہوکر اور گڑگڑا کر اِجتماعی معافی مانگنی چاہئے۔

کورونا وائرس کے اسباب میں ایک بڑا سبب کشمیریوں پر ہونے والے ظلم پر خاموش رہنا اور 200 سے زائد دن اُن کو گھروں میں محصور رکھنا اور 57 اسلامی ممالک میں سے کسی کا ان کی آزادی کے لئے آواز بلند نہ کرنا یہ عذابِ اِلٰہی کو دعوت دینا تھا کہ اب ساری دنیا اپنے گھروں میں محصور ہوچکی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

موجودہ خوفناک صورتِ حال میں ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ سے رجوع کرنے اور اُس کی پناہ مانگنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں حکومت کی طرف سے ہدایت کردہ اِحتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی بداَعمالیوں کا جائزہ لیتے ہوئے خدائے بزرگ و برتر سے معافی کا خواستگار ہونا چاہئے۔ اگر ہم اپنے گناہوں سے تائب ہوجائیں۔ اَحکامِ اِلٰہی سے سرکشی کی روش ترک کریں، اُس کی متعین کردہ مکروہات و ممنوعات سے اِجتناب اور پرہیز کریں، قدرت کی کارسازی اور اُس کے نظام کو بسروچشم قبول کرتے ہوئے عجزونیاز کو اپنا شعار بنالیں تو اُس کی گرفت سے بچ سکتے ہیں کیونکہ ہر قسم کے خوف وحُزن سے نجات دلانے والی ذات محض ذاتِ اِلٰہی ہے، ہم اُسی کے حفظ واَمان کے متمنی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے بنی نوع اِنسان بالخصوص اُمّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس مہلک وباء سے محفوظ ومامون فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت امین علم لدنی، نیرِ اوج شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش، حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، امین علم لدنی، نیرِ اوج شرافت زبدۃ العارفین، حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادمِ دین اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

گزشتہ سے پیوستہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجلّ فرماتا ہے: .... **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا** 1 ''جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو اُن کے مہر مقرر شدہ اُنہیں دو اور قرار داد کے بعد تمہاری آپس میں جو رضا مندی ہو جائے' اُس میں کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ (جلّ جلالہٗ) علم وحکمت والا ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ ارشاد مبارک فرماتا ہے: **وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا** 2 ''عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوشی دِل سے اُس میں سے کچھ تمہیں دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا''۔

اور فرماتا ہے: **لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ o وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِیْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ** 3 ''تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو' جب تک تم نے اُن کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو اور اُن کو کچھ برتنے کو دو' مالدار پر اُس کے لائق اور تنگ دست پر اُس کے لائق حسبِ دستور برتنے کی چیز واجب ہے بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی اور اُن کے لئے مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا مقرر کیا اُس کا نصف واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو' بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہٗ وتعالیٰ) تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مہر کتنا تھا؟ فرمایا: (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ازواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کے لئے مہر ساڑھے بارہ اَوقیہ تھا (یعنی پانچ سو درہم)۔ 4

1 النساء:24۔ 2 النسآء:4۔ 3 البقرۃ: 237-236۔ 4 صحیح مسلم کتاب النکاح حدیث 1426' تفسیر مظہری جلد 2 ص 50 سورۃ النسآء آیت 20' مسند احمد حدیث 24626' سنن دارمی حدیث 2245' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 14344-7517' شرح السنۃ للبغوی حدیث 2303۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ شاہ نجاشی نے اُن کا نکاح (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا چار ہزار سونے کی اشرفی مہر کے (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خود اَدا کیے اور (حضرت سیّدنا) شرحبیل بن حسنہ (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ انہیں (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ 5

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں طے کیا اور دخول سے پہلے اُس کا اِنتقال ہوگیا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کو مہرِ مثل ملے گا' نہ کم نہ زیادہ اور اُس پر عدّت ہے اور اُسے میراث ملے گی۔ **یہ حکم خلوت صحیحہ ہوجانے کے بعد ہوگا۔** حضرت سیّدنا معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بروع بنت واشق کے بارے میں (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اَیسا ہی حکم فرمایا تھا۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے"۔ 6

حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے' فرماتے ہیں' (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو"۔ 7 حضرت سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا' تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شے خریدے اور یہ نیت ہو کہ قیمت میں سے اُسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا' خائن مرے گا اور خائن نار میں ہے۔ 8

مسائل فقہیہ ماخوذ از بہارِ شریعت:

مہر کم سے کم دس درہم (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ' 30.618 گرام چاندی یا اُس کی قیمت) ہے اِس سے کم نہیں ہوسکتا' جس کی مقدار آج اپریل 2020 میں 2572.5 روپے ہے خواہ سکّہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اُس قیمت کا کوئی سامان' اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اُس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو اور اگر اُس وقت تو اِسی قیمت کی تھی مگر بعد میں قیمت کم ہوگئی تو عورت وہی پائے گی پھیرنے کا اُسے حق نہیں اور اگر اُس وقت دس درہم سے کم قیمت کی تھی اور جس دن قبضہ کیا قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کمی تھی وہ لے گی مثلاً اُس روز اس کی قیمت آٹھ درہم تھی اور آج دس درہم ہے تو عورت وہ چیز لے گی اور دو درہم بھی اور اگر اُس چیز میں کوئی نقصان آ گیا تو عورت کو اختیار ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز۔

نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا' تو دس درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر رہوا واجب۔

وطی یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اور دونوں (شوہر اور بیوی) میں سے کسی کی موت ہو اِن سب صورتوں سے مہر مؤکد (یعنی لازمی) ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اِس میں کمی نہیں ہوسکتی۔ یوہیں اگر عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عدّت کے اَندر اُس سے پھر نکاح کرلیا تو یہ مہر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہوجائے گا۔ ہاں اگر صاحبِ حق نے کل یا جز معاف کردیا تو معاف ہوجائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پورا مہر اَدا کرچکا تھا تو نصف تو عورت کا ہوا ہی اور نصف شوہر کو واپس ملے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی نے واپسی کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شوہر کا

---

5 سنن النسائی حدیث 3350۔ 6 جامع الترمذی حدیث 1145' تفسیر قرطبی سورۃ البقرۃ آیت 236 جلد 3 ص 198' السنن نسائی حدیث 3524' مرقاۃ المفاتیح حدیث 3207۔
7 مستدرک حاکم جلد 2 ص 181 حدیث 2742' صحیح ابن حبان حدیث 4034' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 14332' کنز العمال 44707۔ 8 المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 7302' مجمع الزوائد حدیث 6653۔

کوئی تصرف اس میں نافذ نہ ہوگا‘ مثلاً اس کو بیچنا‘ ہبہ کرنا (تحفہ دینا)‘ تصدّق کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔

اگر مہر میں زیادتی ہو‘ مثلاً گائے‘ بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں تھا‘ اس سے بچہ پیدا ہوا یا درخت تھا‘ اس میں پھل آئے یا کپڑا تھا‘ رنگا گیا یا مکان تھا‘ اس میں کچھ نئی تعمیر ہوئی یا غلام تھا‘ اس نے کچھ کمایا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اس مہر میں زیادتی پیدا ہوئی ہے تو اس کے نصف کی عورت مالک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ کل زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔

زیادتی دو قسم کی ہے متولدہ اور غیر متولدہ اور ہر ایک کی دو قسم متصلہ و منفصلہ‘ متولدہ متصلہ مثلاً درخت کے پھل جبکہ درخت میں لگے ہوں۔ متولدہ منفصلہ مثلا جانور کا بچہ یا ٹوٹے ہوئے پھل۔ غیر متولدہ متصلہ جیسے کپڑے کو رنگنا یا مکان میں تعمیر۔ غیر متولدہ منفصلہ جیسے غلام نے کچھ کمایا اور ہر ایک عورت کے قبضہ سے پیشتر ہے یا بعد تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوئیں اور تنصیف صرف زیادت متولدہ قبل القبض کی ہے باقی کی نہیں۔

جو شخص مہر یہ ٹھہرائے کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھر تک خدمت کرے گا یا یہ کہ اُسے قرآن مجید یا علمِ دین پڑھا دے گا یا حج و عمرہ کرا دے گا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت سے ہوا اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے تو اُن سب صورتوں میں مہرِ مثل واجب ہوگا۔

شِغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اِس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو اَیسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہوگا۔

خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو (یعنی جماع کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو) یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں: (1) حسّی‘ (2) شرعی‘ (3) طبعی۔

مانع حسّی:۔ جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر (تکلیف) کا اَندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

مانع طبعی:۔ جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا‘ اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو‘ یا اُس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو‘ ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

مانع شرعی:۔ مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی مُحرِم ہو (یعنی حالت احرام میں ہو) احرام فرض کا ہو یا نفل کا‘ حج کا ہو یا عمرہ کا‘ یا اُن میں کسی کا رمضان کا روزہ اَدا ہو یا نمازِ فرض میں ہو‘ اِن سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسّی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے۔

خلوتِ صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں:

طلاق دی تو عورت پر عدّت واجب‘ بلکہ عدّت میں نان و نفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے۔ بلکہ نکاحِ صحیح میں عدّت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے صحیحہ ہو یا فاسدہ البتہ نکاحِ فاسد ہو تو بغیر صحبت کے عدّت واجب نہیں۔ خلوت کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اُس کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اور اُس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہوسکتیں۔ اور اُس عورت کو جس سے

خلوت صحیحہ ہوئی اُس زمانہ میں طلاق دے جو موطؤہ کے طلاق کا زمانہ ہے۔ اور عدّت میں اُسے طلاق بائن دے سکتا ہے مگر اُس سے رجعت نہیں کر سکتا، نہ طلاق رجعی دینے کے بعد فقط خلوتِ صحیحہ سے رجعت ہو سکتی ہے۔ اور اُس کی عدّت کے زمانہ میں شوہر مر گیا تو وارث نہ ہو گی۔ خلوت سے جب مہر موکد ہو چکا تو اب ساقط نہ ہو گا اگر چہ جدائی عورت کی جانب سے ہو۔

مہرِ مثل کا بیان:

عورت کے خاندان کی اُس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اِس کے لئے مہرِ مثل ہے، مثلاً اُس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیر ہا کا مہر۔ اُس کی ماں کا مہر اُس کے لئے مہرِ مثل نہیں جبکہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اُس کی ماں اُسی خاندان کی ہو، مثلاً اُس کے باپ کی چچا زاد بہن ہے تو اُس کا مہر اُس کے لئے مہرِ مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اُس کے لئے مہرِ مثل ہے وہ کن اُمور میں اُس جیسی ہو اُن کی تفصیل یہ ہے:

عمر، جمال، مال میں مشابہ ہو، دونوں ایک شہر میں ہوں، ایک زمانہ ہو، عقل و تمیز و دیانت و پارسائی و علم و اَدب میں یکساں ہوں، دونوں کنواری ہوں یا دونوں ثیب، اولاد ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں کہ اُن چیزوں کے اِختلاف سے مہر میں اِختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے، مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اِختلاف ہوتا ہے۔ عقد کے وقت اُن اُمور میں یکساں ہونے کا اِعتبار ہے، بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اِس کا اِعتبار نہیں، مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا اُس وقت جس حیثیت کی تھی، دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اُسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہو گئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اُس کا اِعتبار نہیں۔

اگر اُس خاندان میں کوئی اَیسی عورت نہ ہو، جس کا مہر اُس کے لئے مہرِ مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو اُس کے خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اُس جیسی ہو، اُس کا مہر اُس کے لئے مہرِ مثل ہو گا۔

مہرِ مثل کے ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہانِ عادل چاہیئے، جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔

مَہر کی قسمیں:

مہر تین قسم کے ہیں: (1) معجّل کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے۔ اور (2) مؤجل جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو۔ اور (3) مطلق جس میں نہ معجّل ہو، نہ مؤجل (یعنی نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو، نہ ہی اُس کے لئے کوئی مدت مقرر ہو) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو، کچھ مؤجل۔

مہرِ معجّل وصول کرنے کے لئے عورت اپنے کو شوہر سے روک سکتی ہے یعنی یہ اِختیار ہے کہ وطی و مقدمات وطی (وطی سے پہلے بوس وکنار وغیرہ) سے باز رکھے، خواہ کل معجّل ہو یا بعض اور شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے، اگر چہ اُس کے پیشتر عورت کی رضامندی سے وطی وخلوت ہو چکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے، جب تک وصول نہ کر لے۔ یونہی اگر شوہر سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مہرِ معجّل وصول کرنے کے لئے جانے سے اِنکار کر سکتی ہے۔

عورت نے جب مہرِ معجّل پالیا تو اَب شوہر اُسے پردیس کو بھی لے جا سکتا ہے، عورت کو اَب اِنکار کا حق نہیں اور اگر مہرِ معجّل میں ایک روپیہ بھی باقی ہے تو قربت وسفر سے باز رہ سکتی ہے۔

اَفضل کیا کیا اور کون کون؟

ازقلم: پیرِطریقت، رہبرِشریعت، صوفی باصفا قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی عفی عنہٗ

افضل خاتون:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، سیّدِ عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اپنے زمانے میں، حضرت) مریم (علیہا السلام) سب سے اَفضل عورت تھیں اور (اِس اُمّت میں، اُمّ المؤمنین حضرت) خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سب سے اَفضل ہیں''۔ 1

نوٹ:۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خیر النساء للعالمین فرمایا۔

نبوت کی علامات کون سے سوالات:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''جب (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) کو (شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ آنے کی خبر ہوئی تو وہ آپ ﷺ سے چند سوال کرنے کے لئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنہیں نبی اللہ (ﷺ) کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اہلِ جنت کی ضیافت سب سے پہلے کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور کیا وجہ ہے کہ بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ (صاحب التاج حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جواب اَبھی مجھے (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے آ کر بتایا ہے۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یہ ملائکہ میں یہودیوں کے دشمن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے (مقامِ عدن سے نکلے گی) جو اِنسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ جس کھانے سے سب سے پہلے اہلِ جنت کی ضیافت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زودِ ہضم ہوتا ہے) اور بچہ باپ کی صورت پر اس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آ جائے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آ جائے تو بچہ ماں پر جاتا ہے۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے (سچے آخری) رسول (ﷺ) ہیں۔ پھر اُنہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہودی بڑے بہتان لگانے والے لوگ ہیں۔ اِس لئے آپ ﷺ اِس سے پہلے کہ میرے اِسلام کے بارے میں اُنہیں کچھ معلوم ہو، اُن سے میرے متعلق دریافت فرمائیں۔ چنانچہ چند یہودی آئے تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تمہاری قوم میں عبداللہ بن سلام کون ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے ہیں، ہم میں سب سے اَفضل اور سب سے اَفضل کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اِسلام لائیں؟ وہ کہنے لگے اِس سے اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہٗ) انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اُن سے یہی سوال کیا اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت سیّدنا) محمد (ﷺ) اللہ (عزوجل) کے (سچے آخری) رسول (ﷺ) ہیں۔ اَب وہ کہنے لگے یہ تو ہم میں سب سے بدتر آدمی ہیں اور سب سے بدتر باپ کے بیٹے ہیں۔ فوراً ہی بُرائی شروع کر دی، (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اِسی کا مجھے ڈر تھا''۔ 2

1 بخاری حدیث نمبر 3815۔ 2 بخاری حدیث نمبر 3938۔

افضل کلمہ:

حضرت سیّدنا معاذ بن رفاعۃ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: ''(حضرت) جبرائیل (علیہ السلام)، احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہوں نے عرض کیا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں درجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے اَفضل یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی طرح کا کوئی کلمہ اِرشاد فرمایا۔ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے عرض کیا، جو فرشتے بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اُن کا بھی درجہ یہی ہے''۔ 3

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا تقویٰ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''میرے والد (حضرت سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت (اُمّ محمد بنت محمیہ) سے کر دیا تھا اور ہمیشہ اُس کی خبرگیری کرتے رہتے تھے اور اُن سے بار بار اُس کے شوہر (یعنی خود اُن) کے متعلق پوچھتے رہتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اَچھا مرد ہے۔ اَلبتہ جب سے میں اُن کے نکاح میں آئی ہوں اُنہوں نے اَب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا نہ میرے لباس کی طرف کبھی ہاتھ ڈالا۔ جب بہت دن اِسی طرح ہو گئے تو والد صاحب نے مجبور ہو کر اس کا تذکرہ (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے اُس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اِس کے بعد (ابوالقاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا، روزانہ۔ پھر دریافت فرمایا قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہر رات۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو اور قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مجھے اِس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ایک دن بغیر روزے کے رہو اور ایک دِن روزے سے۔ میں نے عرض کیا، مجھے اِس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ (داعی برحق حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے اَفضل ہے، یعنی (حضرت) داوٗد (علیہ السلام) کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن اِفطار کرو اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عَمرو (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کہا کرتے تھے کاش مَیں نے (نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لی ہوتی کیونکہ اَب مَیں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ حجاج نے کہا کہ آپ اپنے گھر کے کسی آدمی کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ یعنی ایک منزل دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے وقت پڑھتے اُسے پہلے دن میں سنا رکھتے تا کہ رات کے وقت آسانی سے پڑھ سکیں اور جب (قوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے اور) قوت حاصل کرنا چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا (معلم اِنسانیت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے وعدہ کر لیا ہے (ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا) اُس میں سے کچھ بھی چھوڑیں''۔ 4

علامتِ قیامت:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ اَیسا بہترین کلام پڑھیں گے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا اَیسا کلام پڑھیں گے جو سارے خلق

3 بخاری حدیث نمبر 3992۔ 4 بخاری حدیث نمبر 5052۔

کے کلاموں سے اَفضل ہے۔ (یعنی حدیثِ مبارکہ یا آیتِ مبارکہ پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے) لیکن اِسلام سے وہ اِس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرکے نکل جاتا ہے اُن کا اِیمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا تم اُنہیں جہاں بھی پاؤ قتل کردو۔ کیونکہ اُن کا قتل قیامت میں اُس شخص کے لئے باعث اَجر ہوگا جو انہیں قتل کردے گا“۔ 5

افضل اِیمان:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”ایک شخص نے (نبی آخرالزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اِسلام کی کون سی حالت اَفضل ہے؟ (معلّمِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ جل جلالہ کی مخلوق کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، اُسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اُسے بھی جسے نہیں پہچانتے“۔ 6

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام عرش کا کونہ تھامے ہوئے:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”یہود میں سے ایک شخص (نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا، اُس کو کسی نے طمانچہ لگایا تھا۔ عرض کرنے لگا، اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ کے اَصحاب (رضی اللہ عنہم) میں سے ایک انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) نے مجھ کو طمانچہ مارا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اُس کو بلاؤ تو انہوں نے بلایا (وہ حاضر ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اُس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ وہ عرض کرنے لگا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اَیسا ہوا کہ میں یہودیوں کے پاس سے گزرا، میں نے سنا یہ یہودی یوں قسم کھا رہا تھا قسم اُس پروردگار کی جس نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو سارے آدمیوں میں سے چن لیا۔ میں نے کہا کیا (حضرت سیّدنا) محمد ﷺ سے بھی وہ اَفضل ہیں؟ اور اُس وقت مجھے غصہ آ گیا۔ میں نے ایک طمانچہ لگا دیا (غصے میں یہ خطا مجھ سے ہوگئی) آپ ﷺ نے فرمایا: (دیکھو خیال رکھو) اور پیغمبروں (علیہم السّلام) پر مجھ کو فضیلت نہ دو قیامت کے دن اَیسا ہوگا سب لوگ (ہیبت خداوندی سے) بیہوش ہوجائیں گے پھر میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ کیا دیکھوں گا (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام مجھ سے بھی پہلے) عرش کا ایک کونہ تھامے کھڑے ہیں۔ اَب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا کوہِ طور پر جو (دُنیا میں) بیہوش ہو چکے تھے اُس کے بدل وہ آخرت میں بیہوش ہی نہ ہوں گے“۔ 7

دجّال کے ہاتھوں قتل ہونے والا:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”ایک دن (محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث شریف بیان فرمائی۔ (تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے اِرشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ مدینہ منورہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور والی زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اُس دن اُس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا اور وہ اَفضل ترین لوگوں میں سے ہوگا۔ اور اُس سے کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں اِس بات کی جو (تاجدارِ اَنبیاء

5 بخاری حدیث نمبر 5057۔ 6 بخاری حدیث نمبر 6236۔ 7 بخاری حدیث نمبر 6917 نوٹ: متعدد احادیث مبارکہ یہ بتاتی ہیں کہ قبرانور سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائیں گے اور لباس پیش کیا جائے گا اُس کے بعد حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام۔ اس حدیث شریف میں صرف عرش کا کونہ تھامنے کی بات ہے جو کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی عظمت بیان کررہی ہے کہ عرش کا کونہ تھامنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے غضب کی وجہ سے ہوگا اور حضور پاک ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے غضب سے ہمیشہ خود بھی محفوظ اور آپ ﷺ کی وجہ سے آپ ﷺ کی امت بھی محفوظ رہے گی واللہ اعلم بالصواب۔

حضورسیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا تھا۔ اِس پر دجال کہے گا کیا تم دیکھتے ہو اگر میں اِسے قتل کردوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں میرے معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟ اُس کے پاس والے لوگ کہیں گے کہ نہیں، چنانچہ وہ اُس صاحب کو قتل کردے گا اور پھر اُسے زندہ کردے گا۔ اَب وہ صاحب کہیں گے کہ واللہ! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملے میں پہلے اِتنی بصیرت حاصل نہ تھی۔ اِس پر دجال پھر انہیں قتل کرنا چاہے گا لیکن اِس مرتبہ اُسے مار نہ سکے گا''۔ 8

رات تاخیر سے نمازِ عشاء پڑھنا:

حضرت سیّدنا عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ایک رات اَیسا ہوا (خاتم النبیین حضورسیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی۔ آخر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) نکلے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) نماز پڑھنے والی عورتیں اور بچے سونے لگے۔ اس وقت آپ ﷺ (حجرے سے) برآمد ہوئے آپ ﷺ کے (نورانی) سر (مبارک) سے پانی ٹپک رہا تھا (غسل کرکے باہر تشریف لائے) فرمانے لگے اگر میری اُمّت پر یا یوں فرمایا کہ لوگوں پر دشوار نہ ہوتا۔ (حضرت سیّدنا) سفیان بن عیینہ (رضی اللہ عنہ) نے یوں کہا کہ میری اُمّت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اِس وقت (اِتنی رات گئے) ان کو یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ 9

گھر کی نماز افضل:

حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''(اِمام الانبیاء حضورسیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی شریف میں چٹائی سے گھیر کر ایک حجرہ بنالیا اور رمضان المبارک کی راتوں میں اُس کے اَندر نماز پڑھنے لگے پھر اور لوگ بھی جمع ہوگئے تو ایک رات (حبیب کبریاء حضورسیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی آواز نہیں آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ (نبی رحمت حضورسیّدنا) رسول اللہ ﷺ سو گئے ہیں۔ اِس لئے اُن میں سے بعض کھنگارنے لگے تاکہ آپ ﷺ باہر تشریف لائیں، پھر (نبی رحمت حضورسیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے کام سے واقف ہوں، یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ نمازِ (تراویح) فرض نہ کردی جائے اور اگر فرض کردی جائے تو تم اسے قائم نہیں رکھ سکو گے۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے سوا اِنسان کی سب سے اَفضل نماز اُس کے گھر میں ہے تاکہ گھر قبرستان نہ بن جائیں''۔ 10

افضل اِنعام:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضورسیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) جنت والوں سے کہے گا، اے جنت والو! وہ بولیں گے حاضر تیری خدمت کے لئے مستعد، ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) پوچھے گا، کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے، اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے اَفضل اِنعام نہ دوں؟ جنتی پوچھیں گے، یا اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلالُک!) اِس سے اَفضل کیا چیز ہوسکتی ہے؟ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) فرمائے گا کہ میں اپنی خوشی تم پر اُتارتا ہوں اور اَب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا''۔ 11

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے
فیض نگینہ جاری رہے گا

8 بخاری حدیث نمبر 7132۔ 9 بخاری حدیث نمبر 7239۔ 10 بخاری حدیث نمبر 7290۔ 11 بخاری حدیث نمبر 7518۔

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe
& Healthy
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310

مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔

ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین اینڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب

نیز پرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

دواخانہ پیغام صحت

پیغامِ صحت کا پیغام

تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں

اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا

اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں

تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم مزمل حسین عارف

B.A اسلامک سٹڈیز F.T.J

0300-8160837

0345-4767985

کمرشل

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لا ثانی
جمعرات	پسرور	بالمقابل پرانا نادرا آفس سترہ موڑ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض، مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی، اٹھرا، طبِ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

تین کی برکات

ازقلم: پیرطریقت، رہبر شریعت صوفی باصفا الحاج قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: مفتی خلیل احمد یوسفی عفی عنہ

تین خصلتیں اِیمان کی بنیاد:

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین باتیں اِیمان کی اَصل ہیں، (1) جو (خوش قسمت اِنسان) لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کہے اُس (کے قتل اور ایذا) سے رُک جانا، اُس کے کسی گناہ کی وجہ سے اُس پر کفر کا فتویٰ نہ لگانا اور اُس کے کسی بُرے عمل کی وجہ سے اُسے اِسلام سے خارج نہ کرنا، (2) جہاد جاری رہے گا جس دن سے میں نے اِظہارِ نبوت فرمایا ہے یہاں تک کہ میری اُمت کا آخری شخص دجّال سے لڑے گا کسی ظالم کا ظلم یا عادل کا عدل اُسے باطل نہیں کرسکتا اور (3) تقدیر پر اِیمان لانا''۔ 1

منیٰ کے تین اَیّام ہیں:

حضرت سیّدنا عبدالرحمان بن یعمر دیلمی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''حج وقوفِ عرفات ہی ہے، جو شخص مزدلفہ کی رات طلوعِ فجر سے پہلے عرفہ میں قیام کرلے تو اُس نے حج پالیا اور منیٰ کے ایّام تین ہیں، جو شخص دو دن میں جلدی کر کے فارغ ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کرے اُس پر بھی کوئی گناہ نہیں''۔ 2

مدینہ منورہ میں کافروں اور منافقوں کو تین جھٹکے:

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ دجّال ہر شہر کو خراب کرڈالے گا، اِن دونوں شہروں کے تمام داخلی راستوں پر فرشتے صفیں باندھے اِن شہروں کی حفاظت کررہے ہیں، وہ (دجّال) شور والی زمین پر اُترے گا، پھر مدینہ منورہ اپنے رہنے والوں کو تین بار خوب جھٹکا دے گا تو ہر کافر و منافق اس (دجّال) کی طرف نکل جائے گا''۔ 3

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:

حضرت سیّدنا یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے جبکہ مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جارہی تھی، ایک آدمی نے قبر میں جھانکا تو کہا، مومن کی بہت بُری جگہ ہے، تو (شفیع اُمّت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بہت بُری بات کی ہے۔ اُس آدمی نے عرض کیا، میرا یہ اِرادہ نہیں تھا، میں نے تو یہ اِرادہ کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) کی راہ میں شہادت (بستر پر مرنے سے) اَفضل ہے۔ (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (جل جلالہ) کی راہ میں شہادت جیسی تو کوئی چیز ہی نہیں اور مجھے اپنی قبر کے لئے یہ خطہ زمین پوری زمین میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی''۔ 4

نیکی اور بُرائی کیا ہے؟

حضرت سیّدنا وابصہ بن مَعبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں (ابوالقاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ علم و حکمت میں نیکی اور بُرائی کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ابھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش خدمت اَقدس کوئی سوال نہیں کیا تھا کہ (داعی برحق حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: یَـا

1 ابوداؤد حدیث: 2532، مشکوٰۃ حدیث: 59، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 9 ص 159، نصب الرایۃ 43226، مرقاۃ جلد 1 ص 217۔ 2 مشکوٰۃ حدیث: 2714، مرقاۃ جلد 5 ص 604، ترمذی حدیث: 889، ابوداؤد حدیث: 1949، نسائی حدیث: 3047، ابن ماجہ حدیث: 3015، دارمی جلد 2 ص 59 حدیث: 1894۔ 3 مشکوٰۃ حدیث: 2742، بخاری حدیث: 1881، مسلم حدیث: 7390، مرقاۃ جلد 5 ص 632۔ 4 مشکوٰۃ حدیث: 2757 رواہ مالک فی المؤطا جلد 2 ص 462 حدیث: 1020، مرقاۃ جلد 5 ص 639۔

وَابِصَةُ جِئْتَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ ''اے وابصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) کیا تم نیکی اور گناہ کے معانی اور تعریف پوچھنے آئے ہو؟''۔ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا' جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ ﷺ نے اپنی نورانی اُنگلیاں مبارک اِکٹھی کیں اور میرے سینے پر اپنا نورانی ہاتھ مبارک لگاتے ہوئے فرمایا: ''اپنے نفس سے پوچھو' اپنے دِل سے پوچھو۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ اور پھر فرمایا: نیکی وہ ہے جس پر نفس اور دِل مطمئن ہو جائے' جبکہ گناہ یہ ہے کہ وہ تیرے نفس میں کھٹکے اور دِل میں تردُّد پیدا کرے اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دیں جواز کا''۔ 5

تین بدقسمت:

حضرت سیّدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) قیامت کے دن کلام فرمائے گا نہ (نظر رحمت سے) اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی اُن کا تزکیہ فرمائے گا اور اُن کے لئے دَردناک عذاب ہوگا۔ (حضرت سیّدنا) ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' وہ تو ناکام و نامراد ہو گئے' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: (1) اِزار (تہبند) لٹکانے والا' (2) اِحسان جتلانے والا اور (3) جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا''۔ 6

تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ خود جھگڑے گا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' معلّمِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم فرماتا ہے: ''تین قسم کے لوگ اَیسے ہیں کہ روزِ قیامت میں خود اُن سے جھگڑوں گا' (1) وہ آدمی جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر اُسے توڑ ڈالے' (2) وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اُس کی قیمت کھا جائے اور (3) وہ آدمی جو کسی مزدور کو اُجرت پر رکھے تو اُس سے پورا کام لے لیکن اُسے اُجرت نہ دے''۔ 7

تین روز سورۂ فاتحہ شریف سے دَم:

حضرت سیّدنا خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں' اُنہوں نے فرمایا: ''ہم (نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آ رہے تھے تو ہم ایک عرب قبیلے کے پاس آئے تو اُنہوں نے کہا' ہمیں پتہ چلا کہ تم اِس آدمی سے خیر (یعنی قرآن مجید) لے کر آ رہے ہو' کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دَم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک مجنون شخص جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے کہا' ہاں! وہ اُس جکڑے ہوئے دیوانے کو لے آئے تو میں نے تین روز صبح و شام سورۂ فاتحہ کا دَم کیا' راوی بیان کرتے ہیں' اس کی بیماری اور دیوانگی جاتی رہی تو اُنہوں نے مجھے اُجرت دی تو میں نے کہا' نہیں! (میں اِسے نہیں لوں گا) حتیٰ کہ میں (محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں' آپ ﷺ نے فرمایا: میری عمر کی قسم! کھاؤ' کچھ اَیسے ہیں جو جھوٹے دَم کے ذریعے کھاتے ہیں' جبکہ تم نے اَچھے دَم سے کھایا''۔ 8

تین اَشخاص کی بدنصیبی:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین اَشخاص اَیسے ہیں' جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) روزِ قیامت کلام فرمائے گا نہ نظرِ رحمت سے اُن کی طرف دیکھے گا' (1) وہ آدمی جس

5 مشکوٰۃ حدیث: 2774' مسند احمد جلد4 ص 228 حدیث: 18164-18169' دارمی جلد2 ص 246-245 حدیث: 2536' مرقاۃ جلد6 ص 20۔ 6 مشکوٰۃ حدیث: 2795' مسلم حدیث: 293' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد4 ص 191' ترمذی حدیث: 1211' ابن ماجہ حدیث: 2208' مسند احمد جلد2 ص 480' الترغیب والترہیب جلد2 ص 75' مسند ابوعوانۃ جلد1 ص 39' مرقاۃ جلد6 ص 33۔ 7 مشکوٰۃ حدیث: 2984' بخاری حدیث: 2227' مرقاۃ جلد6 ص 161' الترغیب والترہیب جلد6 ص 121-14' کنز العمال حدیث: 43793' مسند احمد جلد2 ص 358' ابن ماجہ حدیث: 2442۔ 8 مشکوٰۃ حدیث: 2986' مسند احمد جلد5 ص 211-210 حدیث: 22179-22180' ابوداؤد حدیث: 3901-3420' مرقاۃ جلد6 ص 163' کنز العمال حدیث: 28360۔

نے مال پر قسم اُٹھائی ہو کہ اُسے تو اُس سے' جتنی تم دے رہے ہو' زیادہ قیمت ملتی ہے' حالانکہ وہ جھوٹا ہے' (2) وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اُٹھائے تاکہ اُس کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہڑپ کر جائے اور (3) تیسرا وہ شخص جس نے زائد از ضرورت پانی روک رکھا ہو' اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) فرمائے گا' آج میں تجھے اپنے فضل سے محروم رکھوں گا جیسا کہ تو نے زائد از ضرورت پانی روک لیا تھا۔ حالانکہ اُسے تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا''۔ 9

تین چیزوں میں حصّہ داری:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ عظیم ہے: ''مسلمان تین چیزوں یعنی پانی' گھاس اور آگ میں حصّہ دار ہے''۔ 10

تین چیزوں میں بے برکتی:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَۃِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ ''تین چیزوں میں بے برکتی ہے (اگر ہو تو)' (1) عورت (2) گھر اور (3) گھوڑا۔ ایک اور روایت میں ہے: ''تین چیزوں میں بے برکتی ہے (اگر ہو تو) (1) عورت (2) گھر اور (3) جانور''۔ 11

نوٹ: یہ بے برکتی ذات کے اعتبار سے نہیں بلکہ اَوصاف کی وجہ سے پائی جانے والی بے برکتی ہے۔ عورت کی بے برکتی بد اَخلاق ہونا' گھر کی بے برکتی تنگ ہونا اور سواری کی بے برکتی بِدکنا اور جانور کی بے برکتی سرکش ہونا ہے۔

9 مشکوٰۃ حدیث: 2995' بخاری حدیث: 2389' ترمذی حدیث: 1211' مسند ابوعوانۃ جلد 1 ص 40-39' ابن ماجہ حدیث: 2208' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 4 ص 191' مسلم حدیث: 2858' مسند احمد جلد 2 ص 480' الترغیب والترھیب جلد 2 ص 75' کنز العمال حدیث: 43815۔ 10 مشکوٰۃ حدیث: 3001' ابن ماجہ حدیث: 2472' ابوداؤد حدیث: 3477' مرقاۃ جلد 6 ص 74' مسند احمد جلد 5 ص 364۔ 11 مشکوٰۃ حدیث: 3087' بخاری حدیث: 5093' مسلم حدیث: 5804' مرقاۃ جلد 6 ص 244۔

اپنے پیاروں کے ایصالِ ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ اِنسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔ پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیر اندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ مینیجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب 0313-3333777

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دین اسلام
050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹر بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں
PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ' 977-A بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور 28-042-36880027

تَبرُّکُ بِآثَارِ الصَّالِحِینَ

از قلم: مولانا محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ لاہور)

حضرت سیّدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہم اپنی قوم کی جانب سے ایک پیغام لے کر (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے آپ ﷺ کی بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا' ہماری بستی میں ایک گرجا ہے (اس کا کیا کریں؟) پھر ہم نے آپ ﷺ سے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لئے طلب کیا آپ ﷺ نے پانی منگوا کر (نورانی) ہاتھ (مبارک) دھوئے اور کلی فرمائی پھر آپ ﷺ نے پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور حکم فرمایا کہ جاؤ تم اپنی بستی میں پہنچو تو گرجے کو گرا کر اُس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کر لو (نوٹ: گرجا بے آباد تھا اگر وہ آباد ہوتا اور لوگ اپنے مذہب کی رسومات ادا کرتے ہوتے تو اُسے کبھی گرانے کا حکم نہ ملتا)۔ ہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہمارا شہر دُور ہے اور گرمی سخت پڑتی ہے پانی خشک ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اِس کو مدد دیتے رہو پانی سے (یعنی اِس میں پانی ڈالتے رہنا) کیونکہ اس کو جتنا پانی پہنچے گا اِس کی خوشبو اور خوبی اور زیادہ ہوگی۔ بہر حال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اُس گرجے کو مِسمار کیا اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور مسجد تعمیر کی پھر ہم نے وہاں اَذان دی قبیلہ بنی طئے میں سے ایک پادری نے جب اَذان سنی تو کہنے لگا یہ سچی اور حقیقی پکار ہے پھر وہ ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور اُس کے بعد کبھی دکھائی نہیں دیا''۔ 1

نوٹ: یہ حدیث شریف ثابت کرتی ہے کہ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تبرکاً اِستعمال کرتے تھے۔

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ایک عورت بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ایک چادر لے کر حاضر ہوئی عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں نے اس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے تاکہ میں آپ ﷺ کو پہناؤں' (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر لے لی۔ دراں حال کہ آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور وہ چادر تہبند کے طور پر آپ ﷺ نے باندھی ہوئی تھی حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے اِس چادر کی تعریف کی اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ چادر مجھے پہنا دیجئے یعنی مجھے عطا فرما دیں آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے آپ کو دے دیتا ہوں صحابی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جب تک اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے چاہا آپ ﷺ تشریف فرما رہے پھر حجرہ شریفہ میں تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے اور چادر لپیٹ کر اس کو دے دی لوگوں نے اس سے کہا تو نے (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا جبکہ تو جانتا ہے کہ (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سائل کو خالی ہاتھ نہیں بھیجتے اُس شخص نے جواباً کہا اللہ (عزوجل) کی قسم میں نے پہننے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے مانگی ہے کہ وصال کے دن اِس کو میرا کفن بنا دیا جائے (حضرت سیّدنا) سہل (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پھر وہی چادر اُس کا کفن بنی یہ چادر لینے والے (حضرت سیّدنا) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) تھے''۔ 2

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''مَیں بیمار تھا (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اِس حال میں کہ

1 نسائی جلد 1 ص 114۔ 2 بخاری جلد 2 ص 865۔

(خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے وہ دونوں حضرات پیدل چل کر تشریف لائے انہوں نے مجھے اِس حال میں پایا کہ مجھ پر غشی طاری تھی (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پھر وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا مجھے فوراً ہوش آیا میں نے دیکھا تو (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ میرے پاس موجود تھے میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ کیسے تقسیم کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آیتِ میراث نازل ہوئی''۔ 3

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(سرورکون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اِعتکاف فرماتے تھے۔ (حضرت سیّدنا) نافع (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) وہ جگہ مجھے دکھاتے تھے جہاں (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اِس لئے وہ جگہ لوگوں کو دکھاتے کہ اگر کسی نے اِعتکاف کرنا ہے تو اِس جگہ کرے جہاں (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِعتکاف کیا''۔ 4

حضرت سیّدنا عطا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: مجھے ''(حضرت سیّدہ) اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے پاس بھیجا اور یہ کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام کہتے ہیں' کپڑوں کے نقش ونگار کو' سرخ گدّوں کو اور ماہ رجب کے تمام روزے رکھنے کو (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے کہا آپ نے جو رجب کے متعلق ذکر کیا ہے جو شخص دائمی روزے رکھتا ہو وہ رجب کے روزوں کو کیسے حرام کہہ سکتا ہے باقی رہا کپڑوں کے نقش ونگار کا مسئلہ تو بات یہ ہے کہ میں نے (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ریشم کو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور مجھے یہ خدشہ ہوا کہ شاید نقش ونگار بھی ریشم سے بنائے جاتے ہیں۔ رہا سرخ گدا تو (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کا بھی سرخ گدا ہے راوی کا بیان ہے کہ میں یہ جوابات لے کر (حضرت سیّدہ) اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی بارگاہ میں گیا اور ان کو یہ جوابات بتلائے (حضرت سیّدہ) اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کہا (سیّد العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا (نورانی) جبہ شریف ہے انہوں نے ایک طیالسی کروانی جبہ نکالا جس کے گریبان اور آستین پر ریشم کے نقش ونگار بنے ہوئے تھے (حضرت سیّدہ) اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کہا یہ جبہ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی وفات تک اُن کے پاس رہا اور جب اُن کی وفات ہوئی تو میں نے اِس پر قبضہ کرلیا (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اِس جبے کو پہنتے تھے ہم اِس جبہ کو دھوکر اِس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اُس جبے سے ان کے لئے شفاء طلب کرتے ہیں''۔ 5

شرح:۔ حضرت سیّدہ اَسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس عقیدت سے وہ جبہ شریف رکھا ہوا تھا کوئی عقیدت والا ہی بتا سکتا ہے۔

حضرت سیّدنا نافع رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں: ''(حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما' اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی جگہ قربانی کرتے یعنی جس جگہ (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ قربانی فرمایا کرتے اِسی جگہ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) قربانی کرتے''۔ 6

شرح: کیا اس عمل سے حصولِ برکت مقصود نہیں تھا۔

3 بخاری جلد 2 ص 844۔ 4 ابن ماجہ ص 127۔ 5 مسلم جلد 2 ص 190۔ 6 بخاری جلد 2 ص 833۔

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمۃ
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

YouTube naginatv | d naginatv | www.nagina.tv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اِجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نمازِ ظہر۔
(۲) ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اِجتماع کو ہر ہفتے بعد از نمازِ عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نمازِ فجر تفسیر قرآنِ مجید۔
(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر **+92344-4501541**
پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4
مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبد الواحد
اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبد العلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko

ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹرسائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

ہینو جینئین پارٹس Genuine Parts
HINO

ہمیشہ ہینو جینئین پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82-بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

زکوٰۃ

ازقلم: پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

''اَلزَّکَاۃُ'' کے اَصل معنی اُس نموّ (فراوانی) کے ہیں جو برکتِ اِلٰہیہ سے حاصل ہو۔ اِس کا تعلق دُنیاوی چیزوں سے بھی ہے اور اُخروی اُمور سے بھی' چنانچہ کہا جاتا ہے۔

''زکوٰۃ'' مال کا وہ حصّہ ہے جو اپنے مال سے حقِ الٰہی کے لئے نکال کر فقراء کو دیا جاتا ہے۔ اِس کو زکوٰۃ اِس لئے کہا جاتا ہے کہ ایک تو اِس سے مال میں برکت ہوتی ہے اور دوسرے خیرات و برکات کے ذریعے سے فراوانی ہوتی ہے۔ زکوٰۃ میں یہ دونوں خوبیاں ہوتی ہیں۔

اللہ عزوجل اِرشاد فرماتا ہے: (اور متقی وہ ہیں کہ) ''ہم نے جو اُنہیں دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں''۔ (البقرۃ:3)

''صحیح العقیدہ علم والے اور اِیمان والے وہ ہیں جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف اُتاری گئی (کتاب پر اِیمان رکھتے ہیں) اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے جو کتابیں اُتاری گئی ہیں اُن پر اِیمان رکھتے ہیں۔ یہ نماز (پنجگانہ) کو قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ اَدا کرنے والے ہیں اور اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر اِیمان رکھنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بہت بڑا اَجر وثواب ملے گا''۔ (النسآء:162)

''اے اِیمان والو! تمہارا دوست اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اِیمان والے جو نمازوں کی باقاعدگی کے ساتھ اَدائیگی کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع (خشوع وخضوع) کرنے والے ہیں''۔ (المائدۃ:55)

''تو رحمت اُن لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ (تبارک و تعالیٰ) سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیاتِ (مقدّسہ) پر اِیمان لاتے ہیں''۔ (الاعراف:156)

''اور اگر وہ توبہ کریں اور نمازِ (پنجگانہ) اَدا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں''۔ (التوبہ:11)

''اللہ (عزوجل) کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ (جل جلالہ) پر اِیمان رکھتے ہیں' نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ اَدا کرتے ہیں اور قیامت کے دن پر۔ اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے مقابلے میں کسی سے نہیں ڈرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں''۔ (التوبہ:18)

''اور مومن مرد (آپس میں دوست ہیں) اور مومنہ عورتیں (آپس میں سہیلیاں) ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ (عزوجل) اور (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) عنقریب رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ (جل جلالہ) غالب حکمت والا ہے''۔ (التوبہ:71)

اور ہم نے اُنہیں (حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو) اسحاق (بیٹا) (علیہ السلام) اور حضرت یعقوب (علیہ السلام) پوتا عطا فرمایا۔ اور ہم نے اُن سب کو اپنے قُربِ خاص کا مستحق فرمایا۔ اور ہم نے اُنہیں اِمام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے اُنہیں وحی بھیجی۔ ''اَچھے کام کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور ہماری بندگی کرتے تھے''۔ (الانبیاء:73)

جن لوگوں کو اللہ (عزوجل) زمین پر قابو دیتا ہے، غلبہ عنایت فرماتا ہے' حکمرانی سے نوازتا ہے چاہے وہ گھریلو نظام میں ہو یا ملکی نظام میں اُن کی شان یہ ہے کہ: ''وہ لوگ کہ اگر ہم اُنہیں زمین میں قابو دیں تو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور اللہ (عزوجل) ہی کے لئے سب کاموں کا اَنجام''۔ (الحج:41)

''بے شک مراد کو پہنچے اِیمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے اور وہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں''۔ (المؤمنون:1 تا 4)

''مرد وہ ہیں جنہیں کوئی سودا اور خرید و فروخت' اللہ (عزوجل) کی یاد سے غافل نہیں کرتے اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں دِل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گے''۔(النور:37)

''اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کریں اِس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو''۔(النور:56)

''یہ آیاتِ (مقدّسہ) ہیں' قرآنِ (مجید) اور روشن کتاب کی جو ہدایت اور خوشخبری ہے' ایمان والوں کے لئے۔ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں''۔ (سورۃ النمل:1 تا 3)

''یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں ہدایت اور رحمت ہے نیکوں کے لئے وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر یقین رکھیں وہی اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں''۔(لقمان:2 تا 5)

اے نبی (یعنی غیب کی باتیں بتانے والے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کی بیویو! تم اور عورتوں کی مثل نہیں ہو اگر اللہ (جل جلالہ) سے ڈرو اور بات میں اَیسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی لالچ کرے۔ ہاں اَچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اَگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور اُس کے (پیارے غیب کی خبریں بتانے والے محبوب ﷺ) کا حکم مانو۔ اللہ (عزوجل) تو یہی چاہتا ہے اے نبی (یعنی غیب کی خبریں بتانے والے محبوب ﷺ) کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا فرما دے۔(الاحزاب:33-32)

''اور اُن لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ (عزوجل) کی بندگی کریں نرے اُسی پر عقیدہ لاتے' ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یہ سیدھا دین ہے''۔(البینۃ:5)

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ نازل ہوئی۔ یعنی ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں''۔ مسلمانوں کو یہ بات بڑی بھاری محسوس ہوئی۔ (امیر المؤمنین) حضرت (سیّدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بولے' تمہاری اِس تنگی کو میں کھولتا اور دُور کرتا ہوں۔ آپ چل پڑے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ آیۂ کریمہ آپ (ﷺ) کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) پر بھاری ہے۔ (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ (عزوجل) نے زکوٰۃ اِسی لئے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مالوں کو پاک وطیّب کر دے۔ اور اُس نے وراثتیں فرض کیں اور ایک بات اِرشاد فرمائی۔ تاکہ وہ پاک وطیّب مال تمہارے بعد والوں کے لئے ہو۔ (حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں) کہ اِس پر (امیر المؤمنین) حضرت (سیّدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ پھر (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمدہ چیز نہ بتاؤں جسے آدمی جمع کرتا ہے؟ وہ اچھی اور نیک بیوی ہے جب اُسے دیکھے تو وہ اُسے مسرّت وخوشی سے بھر دے' جب اُسے کوئی حکم دے تو اُس کی فرمانبرداری کرے اور جب مرد گھر سے غائب ہو تو اُس کی اَمانت کی حفاظت کرے''۔ [1]

چار قسم کے مال پر زکوٰۃ ہے:

1۔ سونا' چاندی اور نقد روپیہ پیسہ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

[1] ابوداؤد حدیث نمبر 1664' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1781' مرقاۃ جلد 4 ص 238' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 83' مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 408-333' کنز العمال حدیث نمبر 44450' قرطبی جلد 4 ج 8 حدیث نمبر 126۔

روایت ہے، فرماتی ہیں: ''میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا یہ کنز (خزانہ) ہے؟ (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو چیز اِس مقدار کو پہنچ جائے جس کی زکوٰۃ اَدا کی جاتی ہے اور بندے نے اُس کی زکوٰۃ اَدا کر دی تو وہ کنز نہیں ہے''۔ (کنز کنجوسی کی بنا پر جمع کیا ہوا، سونا اور چاندی ہے۔) 2

2۔ مالِ تجارت پر زکوٰۃ:

حضرت سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''بے شک (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ تجارت کے لئے رکھے ہوئے مال کی زکوٰۃ اَدا کریں''۔ 3

3۔ جنگل میں چرنے والے جانور (اُونٹ، گائے، بکری وغیرہ پر زکوٰۃ)

4۔ زمینی پیداوار:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، وہ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''وہ زمین جسے بارش یا چشمے سیراب کریں یا پانی دینے سے بے نیاز و فارغ ہو۔ اِس میں دسواں حصّہ ہے۔ اور جسے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اُس میں بیسواں حصّہ فرض ہے''۔ 4

ایک سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مال حاصل کیا (مالدار بنا) اُس پر زکوٰۃ (فرض) نہیں جب تک کہ اُس پر سال نہ گزرے''۔ 5

زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اَدا کرنا:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اَدا کرنے کے بارے میں پوچھا تو (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں اِس کی اِجازت عنایت فرمادی''۔ 6

یعنی اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب مال آ گیا تو سال گزرنے سے پہلے اُس کی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ ویسے سال گزرنا زکوٰۃ کے واجب ہونے کیلئے شرط ہے۔ اگر ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے مہینے میں دیتا ہے تو وہ اِس طرح کر سکتا ہے۔ مثلاً ہر ماہ 3 ہزار روپے زکوٰۃ نکالتا رہے اور آخری یا بارھویں مہینے کل دی ہوئی زکوٰۃ کا ٹوٹل کرے، پھر سال گزرتے ہی کل زکوٰۃ کا حساب نکال لے۔ مثلاً اَدا شدہ زکوٰۃ 36000 روپے ہے جب حساب کیا تو 40000 روپے زکوٰۃ بنی۔ اَب مزید 4000 روپے اَدا کر دیئے جائیں تو کل زکوٰۃ اَدا ہو جائے گی۔ اِس طرح جنہیں زکوٰۃ دینی ہے اُنہیں بھی سال بھر اِنتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

---

2 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1810، ابوداؤد حدیث نمبر 1564، دارقطنی جلد 2 ص 105، مرقاۃ جلد 4 ص 276، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 4 ص 140، نصب الرایۃ جلد 2 ص 372، کنز العمال حدیث نمبر 15765۔ 3 ابوداؤد حدیث نمبر 1562، مشکوٰۃ حدیث نمبر 1811، مرقاۃ جلد 4 ص 277۔ 4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1797، بخاری حدیث نمبر 1483، ابوداؤد حدیث نمبر 1596، ترمذی حدیث نمبر 639، نسائی حدیث نمبر 2488، ابن ماجہ حدیث نمبر 1816، مرقاۃ جلد 4 ص 263، مسند احمد جلد 3 ص 341، السنن الکبری للبیھقی جلد 4 ص 130، مجمع الزوائد جلد 3 ص 82، تلخیص الحبیر جلد 2 ص 169، ابن خزیمہ حدیث نمبر 2308۔ 5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1787، ترمذی حدیث نمبر 631، مرقاۃ جلد 4 ص 243، کنز العمال حدیث نمبر 15860، شرح السنۃ جلد 3 ص 338، تلخیص الحبیر جلد 2 ص 156، نصب الرایۃ جلد 2 ص 330-329۔ 6 مشکوٰۃ ص 157 حدیث نمبر 1788، شرح السنۃ جلد 3 ص 313، مرقاۃ جلد 4 ص 245، ترمذی حدیث نمبر 628، ابن ماجہ حدیث نمبر 1759، مسند احمد جلد 1 ص 104، ابوداؤد حدیث نمبر 1624۔

روایت ہے' فرماتی ہیں: ''میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا یہ کنز (خزانہ) ہے؟ (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو چیز اِس مقدار کو پہنچ جائے جس کی زکوٰۃ اَدا کی جاتی ہے اور بندے نے اُس کی زکوٰۃ اَدا کردی تو وہ کنز نہیں ہے''۔ (کنز کنجوسی کی بنا پر جمع کیا ہوا' سونا اور چاندی ہے۔) 2

2۔ مالِ تجارت پر زکوٰۃ:

حضرت سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''بے شک (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ تجارت کے لئے رکھے ہوئے مال کی زکوٰۃ اَدا کریں''۔ 3

3۔ جنگل میں چرنے والے جانور (اُونٹ' گائے' بکری وغیرہ پر زکوٰۃ)

4۔ زمینی پیداوار:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' وہ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''وہ زمین جسے بارش یا چشمے سیراب کریں یا پانی دینے سے بے نیاز و فارغ ہو۔ اِس میں دسواں حصّہ ہے۔ اور جسے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اُس میں بیسواں حصّہ فرض ہے''۔ 4

ایک سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مال حاصل کیا (مالدار بنا) اُس پر زکوٰۃ (فرض) نہیں جب تک کہ اُس پر سال نہ گزرے''۔ 5

زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اَدا کرنا:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اَدا کرنے کے بارے میں پوچھا تو (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں اِس کی اِجازت عنایت فرمادی''۔ 6

یعنی اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب مال آ گیا تو سال گزرنے سے پہلے اُس کی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ ویسے سال گزرنا زکوٰۃ کے واجب ہونے کیلئے شرط ہے۔ اگر ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے مہینے میں دیتا ہے تو وہ اِس طرح کرسکتا ہے۔ مثلاً ہر ماہ 3 ہزار روپے زکوٰۃ نکالتا رہے اور آخری یا بارھویں مہینے کل دی ہوئی زکوٰۃ کا ٹوٹل کرے' پھر سال گزرتے ہی کل زکوٰۃ کا حساب نکال لے۔ مثلاً اَدا شدہ زکوٰۃ 36000 روپے ہے جب حساب کیا تو 40000 روپے زکوٰۃ بنی۔ اَب مزید 4000 روپے اَدا کردیئے جائیں تو کل زکوٰۃ اَدا ہو جائے گی۔ اِس طرح جنہیں زکوٰۃ دینی ہے اُنہیں بھی سال بھر اِنتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

2 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1810' ابوداؤد حدیث نمبر 1564' دار قطنی جلد 2 ص 105' مرقاۃ جلد 4 ص 276' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 4 ص 140' نصب الرایۃ جلد 2 ص 372' کنز العمال حدیث نمبر 15765۔ 3 ابوداؤد حدیث نمبر 1562' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1811' مرقاۃ جلد 4 ص 277۔ 4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1797' بخاری حدیث نمبر 1483' ابوداؤد حدیث نمبر 1596' ترمذی حدیث نمبر 639' نسائی حدیث نمبر 2488' ابن ماجہ حدیث نمبر 1816' مرقاۃ جلد 4 ص 263' مسند احمد جلد 3 ص 341' السنن الکبری للبیھقی جلد 4 ص 130' مجمع الزوائد جلد 3 ص 82' تلخیص الحبیر جلد 2 ص 169' ابن خزیمہ حدیث نمبر 2308۔ 5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1787' ترمذی حدیث نمبر 631' مرقاۃ جلد 4 ص 243' کنز العمال حدیث نمبر 15860' شرح السنۃ جلد 3 ص 338' تلخیص الحبیر جلد 2 ص 156' نصب الرایۃ جلد 2 ص 330-329۔ 6 مشکوٰۃ ص 157 حدیث نمبر 1788' شرح السنۃ جلد 3 ص 313' مرقاۃ جلد 4 ص 245' ترمذی حدیث نمبر 628' ابن ماجہ حدیث نمبر 1759' مسند احمد جلد 1 ص 104' ابوداؤد حدیث نمبر 1624۔

صدقہ و زکوٰۃ کس کے لئے حلال ہے؟

حضرت سیّدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "میں ایک قرضے کا ضامن اور کفیل بنا پھر میں (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ سے اِس قرضہ کی اَدائیگی کے لئے صدقہ کا سوال کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہیں ٹھہرو! یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقے کا مال آجائے اور ہم تیرے لئے صدقہ کا حکم دیں۔ پھر (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قبیصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) بے شک سوال کرنا حلال نہیں مگر تین شخصوں کے لئے۔ **ایک** اُس کے لئے جو کسی کے قرضے کا ضامن بنا ہو کہ اُسے اُس کی اَدائیگی کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ پھر اُس سے زیادہ مال کے لئے سوال نہ کرے۔ بلکہ سوال کرنے سے باز رہے۔ **دوسرا** وہ شخص جو کسی سختی اور حادثے کا شکار ہوا جس نے اُس کا مال تباہ و برباد کر دیا۔ تو اَیسے شخص کے لئے سوال روا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی برقرار رکھ سکے یا اَیسی چیز جس سے وہ اپنی زندگی بچا سکے۔ **تیسرا** وہ شخص جو فاقہ کی نوبت کو پہنچ چکا ہو پھر وہ بھی اُس وقت جبکہ اُس کی قوم کے تین صاحبِ عقل و فہم آدمی کھڑے ہو کر کہیں کہ بے شک فلاں فاقہ زدہ ہے تو اِسے بھی اُس قدر سوال کرنا جائز ہے کہ وہ زندگی برقرار رکھ سکے اور اپنی ضروری حاجت پوری کر سکے۔ اِن تین ضرورتوں کے ماسوا اے قبیصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) سوال کرنا حرام ہے اور اِسے کھانے والا حرام کھائے گا"۔ 7

سادات کے لئے زکوٰۃ و صدقہ جائز نہیں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (حضرت سیّدنا اِمام) حسن بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے صدقہ کی ایک کھجور اُٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال لی تو (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باز رہ، باز رہ تاکہ وہ اُسے پھینک دیں۔ پھر (سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تجھے پتا ہے کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے"۔ 8

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک یہ صدقات بلا شبہ لوگوں کی میل کچیل ہیں اور بے شک یہ (حضرت) محمد (ﷺ) اور آلِ محمد (ﷺ) کے لئے حلال نہیں ہیں"۔ 9

جنہیں زکوٰۃ نہیں لگتی:

سادات کرام، باپ، دادا، ماں، دادی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی کو زکوٰۃ نہیں لگتی۔ اِن کے علاوہ سب کو زکوٰۃ لگ جاتی ہے مثلاً بھائی، بہن، چچا، خالہ، خالو، پھوپھی، سسر، داماد وغیرہ۔ زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ اَدا کرنا ہوتی ہے۔ مالِ تجارت، سونا چاندی اور نقدی کی زکوٰۃ سو روپے میں سے چالیسواں حصّہ ہے جبکہ پیداوار کی زکوٰۃ دسواں حصّہ ہے۔

ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم رءُوف و رحیم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نمازِ مغرب
جامع مسجد نگینہ، A-977، بلاک بی III، گجر پورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی و تعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبانِ اِسلام اور عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔

بفیضانِ نظر — پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب
042-36880027-28,0300-4274936

7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1837، مسلم جلد 5 ص 109، حدیث نمبر 1044، ابوداؤد حدیث نمبر 1640، نسائی حدیث نمبر 2580، دارمی حدیث نمبر 1678، مسند احمد جلد 3 ص 477، مرقاۃ جلد 4 ص 299، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 7 ص 23-21، الترغیب والترھیب جلد 1 ص 584، تلخیص الحبیر جلد 3 ص 40۔ 8 بخاری حدیث نمبر 1491، مسلم حدیث نمبر 1069، دارمی حدیث نمبر 1591، مسند احمد جلد 1 ص 200، مشکوٰۃ حدیث نمبر 1822، مرقاۃ جلد 4 ص 288، شرح السنۃ جلد 3 ص 397۔ 9 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1823، مسلم حدیث نمبر 1072-16507، نسائی حدیث نمبر 2609، مرقاۃ جلد 4 ص 289، مسند احمد جلد 4 ص 166، شرح السنۃ جلد 3 ص 379۔

ماہِ شعبان المعظم کی پندرہویں شب

از قلم: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، صوفی باصفا الحاج قبلہ منیر احمد یوسفی ؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فِیۡهَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍo (الدخان:4)

''اِس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام''

حضرت عِکرمہ ؒ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فِیۡهَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ (یعنی اِس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام) کی یہ تفسیر کی ہے: ''یہ وسطِ شعبان (المعظم) کی رات ہے، ربِّ کائنات جل جلالہ تمام سال کے کاموں کی تدبیر فرماتا ہے اور زندہ لوگ مرنے والوں سے علیحدہ کئے جاتے ہیں اور حاجیانِ کعبۃ اللہ شریف لکھے جاتے ہیں اور اُن میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی''۔ 1

''حضرت سیّدنا عطاء بن یسار ؓ فرماتے ہیں، جب شعبان (المعظم) کی پندرہویں رات ہوتی ہے، ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہوتا ہے کہ کس نے فوت ہونا ہے، کون بندہ صاحبِ فراش ہوگا، کون نکاح کرے گا؟ اور کون مکان بنا رہا ہوگا اور اُس کا نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مرنے والوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔ 2

اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ''ایک شعبان (المعظم) کی پندرہویں شب، (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے نماز اَدا فرمائی جس میں مختصر قیام فرمایا (جس میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد شریف اور آیاتِ مقدّسہ کے لحاظ سے مختصر سورت پڑھی، پڑھنے کے بعد رکوع فرمایا) اور سجدے میں گئے۔ اِتنا لمبا سجدہ فرمایا کہ میں نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کی روح پرواز کر گئی ہے تو میں نے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کو ہاتھ لگایا تو آپ ﷺ نے حرکت فرمائی۔ پھر دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح قیام اور قرأت فرمائی اور لمبے وقت تک سجدہ میں پڑے رہے اور سجدوں میں یہ دُعا پڑھی:-

اَعُوۡذُ بِعَفۡوِکَ مِنۡ عِقَابِکَ وَاَعُوۡذُ بِرَضَاکَ مِنۡ سُخۡطِکَ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡکَ اِلَیۡکَ لَا اُحۡصِیۡ ثَنَآءً عَلَیۡکَ اَنۡتَ کَمَا اَثۡنَیۡتَ عَلٰی نَفۡسِکَ 3 ''میں تیرے عفو کی پناہ ڈھونڈتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیری رضا کی پناہ ڈھونڈتا ہوں تیرے قہر سے اور تیرے ساتھ تجھ ہی سے پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے۔ میں تیری صفت وثناء بیان نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی صفت وثناء بیان فرمائی''۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سرِ انور کو سجدہ سے اُٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنکِ) یہ شعبان (المعظم) کے نصف کی رات ہے (یعنی پندرہویں شعبان المعظم کی رات)۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) اِس رات اپنے بندوں پر خصوصی نگاہِ کرم فرماتا ہے۔ رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور کینہ پروروں کو اُن کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے''۔ 4

مشرک اور کینہ پرور:

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''اللہ (عزوجل) شعبان (المعظم) کی پندرہویں شب مخلوق کی طرف نزولِ اَجلال فرماتا ہے مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے''۔ 5

کینہ پرور اور خودکشی کرنے والا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مقدس فرمایا: ''اللہ (عزوجل) شعبان (المعظم) کی پندرھویں رات مخلوق کی طرف

1 درمنثور جلد 7 ص 409، تفسیر مظہری جلد 8 ص 368، تفسیر قرطبی جلد 8 جز 16 ص 85۔ 2 درمنثور جلد 7 ص 402۔ 3 درمنثور جلد 7 ص 403۔ 4 الترغیب والترہیب جلد 2 ص 119، جلد 3 ص 461، الجامع لشعب الایمان جلد 7 ص 417۔ 5 الترغیب والترہیب جلد 3 ص 459، جلد 2 ص 118، ابنِ حبان حدیث نمبر 1980، ابن ماجہ حدیث نمبر 1390 (عن ابوموسیٰ ؓ)، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 20 ص 109، مجمع الزوائد جلد 8 ص 65، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 7 ص 415، حلیۃ الاولیاء جلد 5 ص 192-191۔

نزولِ اَجلال فرماتا ہے' اپنے بندوں میں سے دو کی بخشش نہیں فرماتا (1) کینہ پرور اور (2) خودکشی کرنے والے کی''۔ 6

والدین کا نافرمان اور ذاتی دشمنی رکھنے والا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) ہر مومن کی بخشش فرما دیتا ہے، سوائے والدین کے نافرمان' بے اَدب اور ذاتی دشمنی رکھنے والے کے''۔ 7

مشرک اور بغض رکھنے والا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شعبان (المعظم) کی نصف (یعنی پندرہویں) رات ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) آسمانِ دُنیا پر نزولِ اَجلال فرماتا ہے۔ پھر اپنے بندوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔ سوائے مشرک اور اپنے بھائی سے بغض رکھنے والے کے''۔

بدکار اور شرک کرنے والے کے لئے عطا کا دروازہ بند:

حضرت سیّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ عظیم فرمایا: ''جب شعبان (المعظم) کی پندرہویں رات ہوتی ہے۔ تو ایک منادی ندا کرتا ہے' ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟ اُسے بخشا جائے۔ ہے کوئی سائل؟ اُسے عطا فرمایا جائے۔ پس جو سائل کچھ بھی مانگتا ہے اُس کو عطا فرمایا جاتا ہے سوائے زانیہ عورت (اور مرد) اور شرک کرنے والے کے''۔ 8

قیامِ شبِ برأت اور روزہ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ ذی شان فرمایا: ''جب شعبان (المعظم) کے مہینے کی پندرہویں شب ہو تو اُس رات کو قیام کرو' عبادت کرو اور اُس کے دِن میں روزہ رکھو اِس لئے کہ اِس رات اللہ جَلَّ شانہ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر نزولِ اَجلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے' کوئی ہے جو بخشش چاہتا ہو؟ کہ میں اُسے بخش دوں؟ کوئی ہے جو رزق چاہنے والا ہو؟ کہ میں اُسے روزی عطا فرماؤں؟ اور کوئی مرض میں مبتلا ہے؟ کہ شفاء چاہے تو میں اُس کو تندرست فرماؤں؟ کوئی اَیسا ہے' کوئی اَیسا ہے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ طلوعِ فجر ہوجاتی ہے''۔ 9

پندرہویں شب میں پڑھی جانے والی نماز اور صبح کا روزہ:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:- ''میں نے (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ رکعتیں نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 14 بار سورۃ الفاتحہ' 14 بار سورۃ الاخلاص' 14 بار سورۃ الفلق' 14 مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور ایک مرتبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ.... (التوبۃ:128) کی تلاوت شریف فرمائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) اُس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو اِس طرح نماز اَدا کرے؟ تو (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو اِس طرح نماز پڑھے جیسے آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا ہے تو اِس کے لئے بیس حجِ مبرور اور بیس سال کے روزوں کا ثواب ہے اور اگر اِس رات کے بعد دن میں روزہ رکھے تو دو سال کے روزوں کا اُس کے لئے ثواب ہے۔ ایک سال ماضی کا اور ایک سال مستقبل کا۔ 10

6 الترغیب والترہیب جلد 2 ص 119' مسند احمد جلد 2 ص 176' مجمع الزوائد جلد 8 ص 65۔ 7 الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 7 ص 413۔ 8 الجامع لشعب الایمان جلد 7 ص 418' درمنثور جلد 7 ص 404۔ 9 ابن ماجہ ص 100 حدیث نمبر 1388' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 119' نسائی جلد 2 ص 321 مختصراً' کنز العمال حدیث نمبر 38296' درمنثور جلد 7 ص 402 (طبع جدید دار الفکر)' الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 7 ص 408' قرطبی جلد 8 جز 16 ص 85۔ 10 درمنثور جلد 7 ص 404 (طبع جدید)' الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 7 ص 424' کنز العمال حدیث نمبر 38293۔

خطبۂ استقبال رمضان المبارک

ترتیب: پیرطریقت، رہبرشریعت بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان المعظم کے آخری دن ہم سے خطاب فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مہینہ بڑی برکت والا ہے۔ اِس ماہِ مبارک میں ایک رات اَیسی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفضل ہے۔ اِس ماہِ مبارک کے روزے اللہ (عزوجل) نے فرض فرمائے ہیں اور اِس کی راتوں کا قیام (بصورتِ نمازِ تراویح) زائد عبادت ہے (جو رمضان المبارک میں ہی اَدا کی جاتی ہے) جو کوئی صاحبِ ایمان اِس ماہِ مبارک میں رَبِّ ذوالجلال والاکرام کی رضا اور قرب حاصل کرنے کے لئے غیرِ فرض عبادت (یعنی سُنّت یا نفل) اَدا کرے گا وہ گویا اَیسے ہوگا جیسے اُس نے دوسرے مہینے میں ایک فرض اَدا کیا اور جو اِس ماہِ مبارک میں ایک فرض اَدا کرے گا وہ گویا اَیسے ہے جیسے اُس نے دُوسرے مہینے میں ستّر فرض اَدا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ ماہِ مبارک ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اِضافہ کیا جاتا ہے۔ اِس مہینہ میں جو (صاحبِ ایمان) کسی (ایمان والے) کا روزہ اِفطار کرائے گا (نیّتِ ثواب و رضائے اِلٰہی کے لئے) تو اُس کے لئے تین اَجر ہیں۔ (1) اُس کے لئے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی۔ (2) اُس کی گردن جہنم کی آگ سے آزاد ہوگی اور (3) اُس کو روزہ دار کی طرح ثواب ملے گا بغیر اِس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔ (حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم نے (بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں) عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم میں سے ہر ایک کو روزہ اِفطار کرانے کا سامان میسر نہیں (تو کیا غرباء اِس ثواب کو حاصل کر سکیں گے؟) تو (غریبوں کے ملجٰی، یتیموں کے ماویٰ، بے کسوں کے والی پیارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ (عزوجل) یہ ثواب اُس غریب اِیمان والے کو بھی عطا فرمائے گا جو دُودھ کے ایک گھونٹ سے، یا ایک کھجور سے یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ سے روزہ دار کا روزہ اِفطار کرائے گا۔ (شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلۂ نورانی خطاب کو جاری رکھتے ہوئے اِرشاد فرمایا) اور جو اِیمان والا کسی بندۂ مومن کو اِفطار کے بعد خوب پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا، اللہ عزوجل اُسے میرے حوضِ کوثر سے پانی پلائے گا۔ اور اَیسا سیراب کرے گا کہ اُس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (بعد ازیں کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اِرشادِ مبارک فرمایا) یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جس کے اَوّل حصّہ میں رحمت ہے۔ درمیانی حصّہ میں مغفرت ہے اور آخری حصّہ میں آگ سے آزادی ہے اور جو صاحبِ اِیمان اِس مہینہ میں خادم یا ملازم کے کام یا اَوقاتِ کار اور اَوقاتِ مزدوری میں تخفیف کرے گا اللہ (غفور و رحیم) اُسے بخش دے گا اور اُسے دوزخ کی آگ سے آزادی عطا فرمائے گا''۔ [1]

اِس حدیث شریف میں رمضان المبارک کی برکتوں کی پیشگی اِطلاع دی جا رہی ہے۔ اِس اطلاع میں ماہِ رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت کا اِظہار ہے۔

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء

[1] مشکوٰۃ ص 173، درمنثور جلد 1 ص 446، صحیح ابن خزیمہ جلد 3 ص 191، کنزالعمال حدیث نمبر 23714-2427، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 94، مظہری جلد 1 ص 199، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 2 ص 216۔

حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ! کیسے خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کے خطیبِ معصوم حبیبِ کبریا حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ہیں۔ سنیں اور دیکھیں کوئی خطیب مثنوی شریف سناتا ہے اور کوئی خطیب سیف الملوک' کوئی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سناتا ہے اور کوئی بارہ تقریریں' کوئی دوہڑے اور ماہیئے سناتا ہے اور کوئی علامہ اقبال مرحوم کے اَشعار کے ذریعے سامعین کے قلوب کو منور کرتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیسے عظیم لوگ تھے جن کے معصوم خطیب' خطیبِ بے مثال' اِمام الانبیاء' حبیبِ کبریا' رحمۃ للعالمین' خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہیں کہ جب خطبہ اِرشاد فرماتے تو اُن کی زبانِ مبارک سے جو کلام مبارک نکلتا تھا وہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید اور اَحادیث مبارکہ کے اَنوار و تجلیات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں کو منور فرماتا تھا۔

شَھْرٌ عَظِیْمٌ:

نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان المبارک کو شہر عظیم فرمایا ہے یعنی رمضان المبارک عظیم مہینہ ہے۔ بعض اَوقات یہ بات سننے میں آتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات کو مخلوق میں بیان کرنا شرک ہے۔ لیکن یہ بات کرتے وقت وضاحت نہیں کی جاتی کہ یہ کیسے شرک ہے؟ بہرحال یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تباک وتعالیٰ مشکل کشا ہے' فریادرس ہے اور مددگار ہے۔ لہٰذا کسی کو مشکل کشا' فریادرس اور مددگار ماننا شرک ہے۔ یاد رہے اللہ تبارک وتعالیٰ صرف مشکل کشا' فریادرس اور مددگار ہی نہیں وہ حیّ و سمیع و بصیر' علیم و حکیم' رء وف و رحیم اور کریم و عظیم بھی ہے۔ لہٰذا کسی کو حی و سمیع و بصیر علیم و حکیم رؤف و رحیم اور کریم و عظیم ماننا بھی شرک ہونا چاہئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ شرک اِتنا معمولی سا عمل نہیں جو اَلفاظ کی اَدائیگی سے لاگو ہو جائے اِس میں ایک وضاحت ہے جو ہر مسلمان کے لئے جاننا فرضِ عین ہے وہ وضاحت یہ ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات تو اَزلی اور خود سے بذاتہ ہیں اُس کی ذات اور صفات کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ جیسا اور جیسی صفات والا ہے۔ صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جب اللہ تبارک وتعالیٰ اور مخلوق کے لئے ایک جیسے اَلفاظ اِستعمال کئے جائیں تو یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اَیسا کہنا اور کرنا شرک ہے۔ یہ تو صرف اَلفاظ اور صفات کا اِشتراک ہے۔ لیکن حقیقتاً سوائے اَلفاظ کے کسی قسم کا اِشتراک نہیں کیونکہ مخلوق کی تمام کی تمام صفات عطائی ہیں' ذاتی نہیں ہیں اور نہ ہی اَزلی' اَبدی اور سرمدی ہیں جبکہ اللہ عزوجل کی ذات وصفات اَزلی' اَبدی اور سرمدی ہیں۔

اَب دیکھیں سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جو یہ بات سب سے زیادہ جانتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط کی ذات وصفات اَزلی' اَبدی اور سرمدی ہیں وہ رَبِّ عظیم جَلَّ جَلالہ کے بارہ مہینوں میں سے ایک مہینے کو شَھْرٌ عَظِیْمٌ فرما رہے ہیں آپ ﷺ کا یہ فرمادینا' اِس بات کی آگاہی اور تصدیق ہے کہ ربِ عظیم کو عظیم مانتے ہوئے اُس کی مخلوق کو عظیم کہنا توحید ہی توحید ہے۔ اِس لئے کہ ربِ عظیم جَلَّ جَلالہ بذاتہ خود سے عظیم ہے جبکہ مہینے کو یا کسی بندے کو عظیم رب ذوالجلال والاکرام بناتا ہے۔ لہٰذا اُس کی مخلوق کو عظیم کہنے سے شرک نہیں ہوتا۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں رب عظیم نے اپنی ذات اور صفات کو عظیم بیان کرنے کے علاوہ کئی اور چیزوں کو بھی عظیم فرمایا ہے۔ مثلاً

(1) اور اُن (کافروں) کے لئے عذابِ عظیم ہے۔ (البقرۃ: 7) قرآن مجید میں محولہ بالا آیتِ مبارکہ کے علاوہ 14 آیاتِ مبارکہ ہیں جن میں عذابِ عظیم کا ذکر آیا ہے۔

(2) قیامت کے دن کو یومِ عظیم فرمایا ہے۔ (الانعام: 15)

قرآنِ مجید میں دیگر 5 مقامات پر بھی قیامت کے دن کو یومِ عظیم فرمایا گیا ہے:۔ الاعراف آیت نمبر 59' یونس آیت نمبر 15' مریم آیت نمبر 37' الشعراء آیت نمبر 181-156-135' الزمر آیت

نمبر 13' الاحقاف آیت نمبر 21 اور المطففین آیت نمبر 5۔

(3) جادو کو عظیم فرمایا گیا ہے۔ (الاعراف:116)

(4) شرک کو ظلمِ عظیم فرمایا گیا ہے۔ (لقمان:13)

(5) رسول اللہ ﷺ کے خلقِ پاک کو خلقِ عظیم فرمایا گیا ہے:

''اور بے شک آپ (ﷺ) خلقِ عظیم پر ہیں''۔ (القلم:6)

ربِّ کائنات نے اپنی ذات وشان کو عظیم فرمایا ہے اور 27 دیگر چیزوں کو بھی عظیم فرمایا ہے۔ وہ 27 چیزیں یہ ہیں: (1) عذاب' (2) بلاء' (3) اجر' (4) فوزاً' (5) یوم' (6) سحر' (7) خزی' (8) کید' (9) کرب' (10) زلزلہ' (11) بات' (12) بہتان' (13) پہاڑ' (14) عرش' (15) حظ' (16) شرک' (17) ذبح' (18) خبر' (19) رجل' (20) حنث' (21) قسم' (22) خُلق' (23) میلاً' (24) اثماً' (25) ملک' (26) فضل' (27) قولاً۔ اِس سے ثابت ہوا اللہ عظیم کو عظیم کہنے کے علاوہ دیگر چیزوں کو عظیم کہنا اور ماننا توحید ہے اور سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان المبارک کو شھر عظیم فرمایا ہے۔

(مسلمانوں کو اِس ماہِ مبارک کی عبادت کے لئے تیار کرنا ہے قَدْ اَظَلَّکُمْ فرما کر اِشارہ فرمایا ہے کہ جیسے درخت یا چھت بندے کو اپنے سایہ میں لے کر سورج کی تپش سے بچا لیتے ہیں اَیسے ہی ماہِ رمضان المبارک بندۂ مومن کو اپنے سایۂ رحمت میں لے کر دنیاوی اور اُخروی عذاب سے بچالیتا ہے۔

ماہِ صبر وغم خواری:

سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبۂ عظیم میں ماہِ رمضان المبارک کو صبر اور غم خواری کا مہینہ فرمایا ہے۔ صبر اِسلامی اِصطلاح میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے نفس کی خواہشات کو دبانا اور تلخیوں اور ناگواریوں کو جھیلنا ہے۔ ماہِ رمضان المبارک اَوّل تا آخر اَیسے ہی گزرتا ہے۔ اَیسے ہی روزہ رکھ کر فاقہ کشی کی تلخی کا اِحساس ہوتا ہے اور غرباء اور مساکین کے ساتھ ہمدردی اور غم خواری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ بلاشبہ رمضان المبارک کا مہینہ صبر اور غم خواری کا مہینہ ہے۔

صبر:

صبر اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے۔ صبر ایک اَیسی نعمت ہے جس کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے جو میری اِس نعمت کو اِختیار کرے گا' میں اُس کے ساتھ ہوں۔ ''بے شک اللہ (جل جلالہ) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں''۔

میرا حوضِ کوثر:

مزید برآں اِرشاد فرمایا کہ جو شخص اِفطاری اور نماز کی اَدائیگی کے بعد روزہ دار کو خوب پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اُس کو اَیسی نعمت سے نوازا جائے گا جو قیامت کے ہولناک اور خوفناک وقت کے لئے اِنتہائی ضروری ہے۔ وہ نعمتِ مبارکہ یہ ہے کہ فرمایا جو کسی روزے دار کو خوب پیٹ بھر کھانا کھلائے گا' اللہ عظیم وکریم اُسے سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے حوضِ کوثر سے پانی پلائے گا اور جنت میں داخل ہونے تک اُسے پیاس نہیں لگے گی۔ کیسے خوش نصیب وہ لوگ ہوں گے' جنہیں قیامت کے دن خود خالقِ کائنات پانی عطا فرمائے گا۔ آج وقت ہے کہ ہم اِس اِنعامِ اِلٰہی کو حاصل کرنے کے لئے تھوڑی سی ہمت کرلیں۔ یہ ضروری نہیں کہ دس بیس اور سو پچاس روزے داروں کی اِفطاری کروائی جائے تو اِفطاری ہوگی بلکہ ایک روزہ دار کی اِفطاری پر بھی اِتنا ہی اِنعام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا انعام نہ گنا جاسکتا ہے نہ تولا جاسکتا ہے۔

سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صاحبِ اِیمان کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اللہ عزوجل اُسے میرے حوضِ کوثر سے پانی پلائے گا۔ سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حوضِ کوثر کے بارے میں فرمایا میرا حوض

آپ ﷺ کے اِس فرمانِ مبارک سے اِس بات کی وضاحت ہو گئی کہ کسی چیز پر اللہ عزوجل کے سوا مخلوق میں کسی کا بھی نام رکھنے سے چیز حرام نہیں ہوتی۔

جیسے مسکین کا کھانا (طَعَامُ مِسْكِيْن = البقرۃ:184)
حضرت عزیر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کا کھانا اور پانی (طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ البقرۃ:259) حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی بکریاں (غَنَمِىْ طٰہٰ:18) قوم کی بکریاں (غَنَمُ الْقَوْمِ الانبیاء:78) حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیّدنا یوشع بن نون علیہ السلام کی مچھلی (حُوْتَهُمَا الکھف:61) اہل کتاب کا کھانا (طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ المائدۃ:5)

اَحادیثِ مقدسہ میں بھی چیزوں پر غیر خدا کا نام مشہور ہے:

1۔ حضرت سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سعد (رضی اللہ عنہ) کی والدہ وصال کرگئی ہیں۔ اُن کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) نے کنواں کھودا اور کہا یہ سعد کی والدہ کے لیے ہے''۔ 6

اِس حدیثِ پاک کی بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اِس کے راوی حضرت سیّدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سناتے وقت اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا۔ (مدینہ شریف میں سقایہ آلِ سعد کے نام سے جو سبیل ہے یہ دراَصل وہی ہے) اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی طرف سے جو کنواں وقف کیا تھا وہی سقایہ آلِ سعد کے نام سے بھی مشہور تھا۔ حضرت سیّدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کی اِس شہادت کے بعد ظاہر ہے کہ اِس حدیثِ پاک کا اِستنادی درجہ کچھ اور بڑھ رہا ہے''۔

خطبۂ مبارکہ کے آخر میں ماہِ رمضان المبارک کی تین فضیلتیں بیان کی گئی ہیں (1) پہلا عشرہ رحمت، (2) دوسرا عشرہ مغفرت اور (3) تیسرا عشرہ دوزخ کی آگ سے آزادی۔

ماہِ رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ مومنوں پر خاص رحمت نازل فرماتا ہے کہ نمازِ عشاء کی سترہ رکعتوں کے ساتھ پورے ماہِ مبارک کے لئے بیس رکعات نمازِ تراویح کی ہمت عطا فرماتا ہے جس سے آئندہ ملنے والی نعمتوں کی اِستعداد پیدا ہوتی ہے اور وہ بندے جو ہمیشہ گناہوں سے بچنے کا اِہتمام رکھتے ہیں، اُن کے لئے ماہِ رمضان المبارک خصوصی رحمتیں لے کر جلوہ اَفروز ہوتا ہے۔ دوسرے عشرہ میں تمام صغیرہ گناہوں کی معافی ہے جو جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلہ کا سبب ہے۔ تیسرے عشرہ میں دوزخ کی آگ سے آزادی حاصل ہوتی ہے اور روزہ داروں کے لئے جنتی ہونے کا اِعلان کر دیا جاتا ہے اور جنت کا ویزہ مل جاتا ہے۔ اِیمان کا پاسپورٹ تو پہلے ہی مل چکا ہے اَب ویزہ ملنے پر جنت کی ٹکٹ اور سیٹ بھی ok ہوگئی۔ بفضلہٖ تعالیٰ

مزید برآں اَجروثواب کی بارش کر دی گئی کہ جو صاحبِ اِیمان ماہِ رمضان المبارک میں اپنے خادم، ملازم اور ماتحت عملہ کے اَوقاتِ کار میں تخفیف کا پیکج جاری کرے گا، اُس کیلئے بدلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس پیکج کا اِعلان فرمایا ہے وہ یہ ہے، سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو نہ صرف یہ کہ بخشش عطا فرمائے گا بلکہ آگ سے آزادی بھی عطا فرمائے گا۔

بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا ہے اللہ عزوجل ہمیں اِس عظیم مہینہ کے فیوض وبرکات سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خطبۂ مبارکہ عظیمہ کے مطابق ماہِ مبارک گزارنے کا فہم نصیب فرمائے۔ آمین!

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

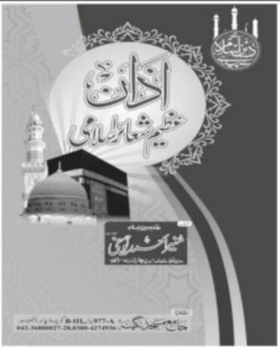

اَذان (عظیم شعائرِ اسلامی)

ہدیہ 100 روپے

تالیف: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

جن کے دِل دُنیا میں ذِکرِ الٰہی سے آباد نہیں ہوتے اُن کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے تقرب کے مختلف طریقے رکھے ہیں اور اُن طریقوں پر چلنے کے لئے اِن عظیم اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کو حکم اِرشاد فرمایا جو خود بھی اللہ عزّ وجلّ کے ذِکر سے لوگوں کو فیض یاب کرتے ہیں۔ اِن اَذکار میں سب سے بڑا ذِکر نماز ہے‘ نماز کے لئے لوگوں کو بلانا ایک مسئلہ تھا ‘جس کے لئے اَذان کا طریقہ رائج کیا گیا اور اِس کے فضائل اور مناقب اور اَذان اور مؤذن کا مقام اور اِس پر ملنے والی نعمتوں کا ذِکر کیا‘ تاکہ لوگ مؤذن بن کر مقرب لوگوں میں شمار ہوسکیں۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) نے دِن رات کی ناقابلِ بیان محنت کے بعد قرآنِ مجید اور کتبِ اَحادیث مبارکہ سے اَذان کا مکمل مضمون تیار کیا ہے جو اِبتدائی کلاس کے طلباء سے لے کر سکالرز کے لئے عظیم خزانہ ہے۔ اِس عظیم کتاب کے مطالعہ سے صاحبِ اِیمان لوگوں کے دِلوں میں اَذان کی اَہمیت اُجاگر ہوگی‘ بالخصوص عظیم خواتین اِسلام اور مرد حضرات جو اَذان کو نظر اَنداز کر کے لاکھوں کروڑوں ثواب ضائع کر رہے ہیں‘ وہ عظیم نقصان سے محفوظ رہ سکیں گے۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت و تبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اُس اُونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا، نہیں، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ ﷺ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی، تم اِس کے ساتھ اَچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے، لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا، کیونکہ میں محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں ﷺ۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ [1]

(1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922، مجمع الزوائد جلد 3 ص 95، شرح السنۃ حدیث نمبر 3718، مسند احمد جلد 4 ص 173، مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170، دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23، ابن حبان حدیث نمبر 844، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

قیامِ رمضان اور نمازِ تراویح

ازقلم: پیرطریقت رہبرشریعت حضرت علامہ مولانا منیراحمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: مسز پیرطریقت شیخ فہداحمد یوسفی (پرنسپل جامعہ یوسفیہ) پنجاب

خطبۂ مبارکہ میں رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کو **قِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا** یعنی زائد عبادت فرمایا گیا ہے۔ جسے قیام رمضان المبارک کہتے ہیں یا نمازِ تراویح کہتے ہیں جس کی تفصیل کچھ اِس طرح ہے۔

نمازِ تراویح مسلمانوں کے لئے ایک زائد نماز ہے جو صرف ماہِ رمضان المبارک میں ادا کی جاتی ہے اور ماہِ صیام کا چاند نظر آتے ہی پہلی رات سے نمازِ عشاء کی جماعت کے بعد دو سنتیں اور دو نفل پڑھنے کے بعد باجماعت بیس رکعتیں پڑھی جاتی ہیں اور روزوں کے مہینے میں نمازِ تراویح کو باجماعت اَدا کرنے کے بعد وتر بھی باجماعت اَدا کئے جاتے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو اِیمان کے ساتھ طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان (المبارک کی رات کو نماز تراویح پڑھنے کے لئے) کھڑا ہو' اُس کے پہلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔ 1

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ خود بھی نمازِ تراویح پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ نے تین راتیں نمازِ تراویح باجماعت کروائی پھر اِس خیال سے کہ کہیں یہ نماز فرض نہ ہو جائے جماعت ترک فرمائی اور اکیلے پڑھتے رہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ملاحظہ ہو:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں' اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے اِس کا تذکرہ کیا تو دوسرے روز اِس سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور اُنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ (تراویح) پڑھی۔ صبح لوگوں نے اِس کا چرچا کیا تو تیسری رات بہت زیادہ نمازی ہو گئے۔ تو (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو مسجد نمازیوں سے عاجز آ گئی (یعنی خوب بھر گئی اِس رات آپ ﷺ مسجد میں نمازِ تراویح پڑھنے کے لئے نہیں آئے) حتیٰ کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے جب صبح کی نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے خطبہ شریف پڑھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ (عزوجل) کی حمدوثنا کے بعد! شان یہ ہے کہ مسجد میں تمہارا موجود ہونا مجھ پر مخفی نہ تھا۔ لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر (تراویح کی) نماز فرض نہ ہو جائے پھر تم اِس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ دُنیا سے پردہ فرما گئے اور یہ معاملہ اِسی طرح رہا۔ 2

مذکورہ روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ ماہِ رمضان شریف کی تین راتوں میں سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے نمازِ تراویح اَدا فرمائی۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک

1 بخاری جلد1 ص 10-269' شرح السنۃ جلد3 ص 508' دارمی جلد2 ص 26' الترغیب والترہیب جلد2 ص 91' مسند احمد جلد2 ص 408-281' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد2 ص 493-492' ابوداؤد جلد1 ص 201' نسائی جلد1 ص 308-307' مسلم جلد1 ص 259' مجمع الزوائد جلد2 ص 173' مشکوٰۃ ص 114' قرطبی جلد4 جز8 ص 258' موطا امام مالک ص 96' ترمذی جلد1 ص 167۔ 2 بخاری جلد1 ص 269' مسلم جلد1 ص 269' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد2 ص 492۔

میں نمازِ تراویح پڑھنے کی تاکید فرماتے مگر حکم نہیں فرماتے تھے کہ لوگ عزیمت میں مبتلا ہوں''۔ 3 کہ جو ایمان کے دُرست کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھے تو اُس کے اَگلے گناہ بخشے جائیں گے' پھر (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا' پھر خلیفۃ الرسول امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہی طریقہ رہا' پھر امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ماہِ رمضان المبارک کی رات امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے' کوئی نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اگر میں اِن سب کو ایک قاری پر متفق کر دوں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ پھر اُنہوں نے یہ عزم کرلیا اور اُن کو حضرت سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ پر متفق کیا۔ حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر دوسری رات میں امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری صاحب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ اچھی بدعت ہے''۔ رات جس میں سوئے رہتے ہیں اُس سے بہتر ہے جس میں کھڑے رہتے ہیں۔ اُن کی مراد رات کا آخری حصّہ تھا اور لوگ رات کے پہلے حصے میں کھڑے ہوتے تھے۔ 4

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بدعت اِس لئے فرمایا کہ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات میں اور اِسی طرح امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں پورا مہینہ نماز تراویح باجماعت نہیں پڑھی جاتی تھی۔ دراصل بدعت کا معنی یہ ہے کہ کوئی ایسا فعل جاری کیا جائے جو سیدِ عالم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ظاہرہ زمانہ شریف میں نہ تھا۔ اِس کی بڑی دو قسمیں ہیں۔ اگر وہ شریعت میں مستحسن افعال میں سے ہے تو بدعتِ حسنہ ہے اور اگر شریعت کے مستحسن افعال میں سے نہیں ہے تو بدعتِ سیئہ ہے اور اس کے پیشِ نظر شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانۂ حیات کے بعد ہر نیا فعل اگر مسلمانوں کی نگاہ میں اَچھا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نگاہ میں بھی اَچھا ہے' وہ بدعت حسنہ ہے۔ 5

اِس مذکورہ بالا حدیث شریف میں تراویح کی تعداد کا ذکر نہیں ہے۔

حدیثِ حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ:

مؤطا اِمام مالک میں حدیث شریف ہے جس کے راوی حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ ہیں۔ فرماتے ہیں: ''لوگ (امیر المومنین) حضرت (سیّدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تیئیس (23) رکعات پڑھتے تھے۔ (بیس رکعت نماز تراویح اور تین وتر)۔ 6

حدیثِ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''(سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک

3 بخاری جلد 1 ص 269' مسلم جلد 1 ص 259' ابوداؤد جلد 1 ص 201' نسائی جلد 1 ص 307' ترمذی جلد 1 ص 167' مسند احمد جلد 2 ص 281' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 492' مصنف ابن شیبہ جلد 2 ص 395' جلد 3 ص 1' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 96' شرح السنۃ جلد 2 ص 508' موطاء امام مالک ص 96۔ 4 بخاری جلد 1 ص 269' شرح السنۃ جلد 2 ص 510' موطا امام مالک ص 97' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 493۔ 5 نصب الرایۃ جلد 4 ص 133' متدرک حاکم جلد 3 ص 78' کشف الخفا للعجلونی جلد 2 ص 263۔
6 مؤطا امام مالک ص 98 (باب ماجاء فی قیام رمضان)' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 496۔ 7 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 ص 394' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 496' مجمع الزوائد جلد 3 ص 172۔

میں ہمیشہ بیس رکعت (نمازِ تراویح) اور وتر پڑھتے تھے''۔ 7

حدیثِ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''(امیر المومنین) حضرت (سیّدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دَورِ خلافت میں (لوگ) بیس رکعت نماز (تراویح) پڑھتے تھے''۔ 8

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت نماز تراویح کو باجماعت شروع کر دیا تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اعتراض نہ کیا بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس پر عمل کیا۔ پھر اب تک اِس پر عمل ہوتا آ رہا ہے۔ نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد ہے: ''یعنی تم میری سُنّت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سُنّت لازم پکڑو''۔ 9

نیز فرمایا: ''میرے بعد (حضرت سیّدنا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) کی اِقتداء کرنا''۔ 10 امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں خاص طور پر فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ نبی ہوتے''۔ 11

جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کو بُرا سمجھتے ہیں اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سُنّت کو گمراہی سمجھتے ہیں وہ یقیناً خود گمراہ اور بے راہرَو ہیں۔

8 السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 296، تفہیم البخاری جلد 3 ص 284، نصب الرایۃ جلد 2 ص 154۔ 9 المعجم الکبیر للطبرانی جلد 18 ص 247-246، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 10 ص 114، تلخیص الحبیر جلد 4 ص 190، نصب الرایۃ جلد 1 ص 126، الترغیب والترہیب جلد 1 ص 78۔ 10 مسند احمد جلد 3 ص 382، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 5 ص 12، جلد 8 ص 153، مستدرک حاکم جلد 3 ص 75، مجمع الزوائد جلد 9 ص 53-295، تلخیص الحبیر جلد 4 ص 190، درمنثور جلد 1 ص 330، شرح السنۃ جلد 7 ص 194۔ 11 مستدرک حاک جلد 3 ص 85، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 17 ص 298۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: Alyas Centre Umer Din Road
Wassan Pura, Lahore
Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

مقام النسآء

ازقلم: ملائکہ مظہر اقبال چوہدری ☆ بحوالہ: مفتی غلام حسن قادری

اللہ عزوجل قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد مبارک فرماتا ہے: ''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور اِیمان والے اور اِیمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی پر نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ (عزوجل) کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں اِن سب کے لئے اُس نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''۔ 1

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کا شانِ نزول:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا وجہ ہے کہ خیر اور بھلائی میں اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) صرف مردوں ہی کا ذکر فرماتا ہے، عورتوں کا کچھ تذکرہ نہیں فرماتا، اِس پر مذکورہ بالا آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ اور تفسیر سے واضح ہو رہا ہے کہ اَعمال میں جہاں مرد خدا کے قرب کو حاصل کر سکتے ہیں اور بخشش و مغفرت اور اَجرِ عظیم کو حاصل کر سکتے ہیں، وہاں عورتیں بھی اِن اِنعامات کی مستحق ہو سکتی ہیں۔ اگر مؤمن مرد اور عورتیں مذکورہ بالا صفات سے متصف ہوں گے تو وہ یقیناً باقیوں سے جدا ہوں گے۔

اَعمالِ صالحہ میں عورت اَکثر مرد سے پیچھے رہ جاتی تھی اور اس مقام کو حاصل نہ کر پاتی جس کو ایک مرد حاصل کر سکتا تھا تو پھر عورتوں کی طرف سے جب اِعتراض کیا گیا تو اُن کی حوصلہ اَفزائی کے لئے باقاعدہ آیت مبارکہ کو نازل کیا گیا جس میں یہ واضح کر دیا گیا کہ اگر عورتیں اور مرد مذکورہ صفات کو اپنائیں گے تو وہ دونوں ہی بخشش و مغفرت اور اجرِ عظیم کے مستحق ہوں گے۔

عورت کی تخلیق:

عورت کا لفظی معنی: وہ جس کے دیکھنے یا دکھانے میں شرم آئے''۔

عورت کا اِصطلاحی معنی: صنف انسانی میں وہ نازک ذات جو کہ شرم وحیاء کا پیکر ہو، جس کو نہایت حفاظت کے ساتھ رکھا جائے جو کبھی بیوی کی صورت میں ہوتی، کبھی ماں کی صورت میں ہوتی، کبھی بیٹی اور کبھی بہن کی صورت میں ہوتی ہے جو کہ مختلف مراحل میں مختلف اَفراد کی عزّت، غیرت اور زینت ہوتی ہے۔

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد انہی کی پسلیوں کے خمیر سے بعد میں حضرت سیّدہ اَماں حوّا سلام اللہ علیہا کو پیدا کیا گیا۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے حضرت سیّدہ امّاں حوّا سلام اللہ علیہا کو دیکھا تو اُن سے سکون حاصل کرنے کے لئے جب ان کی طرف مائل ہوئے اور ان کا قرب چاہا تو ایک ضابطہ قائم کیا گیا کہ نکاح کے بعد آپ اُن کے قرب کو حاصل کر سکیں گے تو پھر ان کے مابین نکاح کا رشتہ قائم کیا گیا اور بطور حق مہر 20 مرتبہ دُرود شریف پڑھا گیا جو کہ بعد میں تمام نوعِ اِنسانی کے وجود کا سبب بنا۔

ایک نکتہ اس میں واضح ہے کہ گناہ اور برے فعل سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ نکاح جیسی پیاری سنت پر عمل کیا جائے تا کہ مرد اور عورت کا وقار اور عزّت قائم رہے۔

عورت شرم وحیاء کا پیکر:

اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اِرشادِ عظیم فرمایا: **وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ۝** 2 ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اَگلی جاہلیت کی بے پردگی ہو''۔

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل نے اِرشاد مبارک فرمایا: **وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا..** 3 ''اور

1 تفسیر ابن عباس سورۃ الاحزاب: 35۔ 2 الاحزاب: 33۔ 3 النور: 31۔

مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دِکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: عورت سراپا چھپانے والی (واجب الستر) ہے، جب عورت گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اُس کو تکتا رہتا ہے۔ 4

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: آنکھ زانیہ ہے اور جب عورت معطر ہو کر (خوشبو لگا کر) کسی مجلس سے گزرتی ہے تو وہ زانیہ ہوتی ہے۔ 5

نوٹ: عورت کو زانیہ اِس وجہ سے کہا گیا کہ اُس کی خوشبو سے فتنہ جنم لیتا ہے اور زنا واقع ہوتا ہے۔

عورت کی سب سے محفوظ پناہ گاہ اُس کا اپنا گھر چار دیواری ہے اپنی خوبصورتی و زینت کی حفاظت کے لئے اپنے گھروں میں قرار پکڑنا ہی اُس کے لئے بہتر ہوگا، یہاں تک کہ نماز جیسی فرض عبادت کی اَدائیگی بھی عورت کے لئے گھر میں بہتر قرار دی گئی۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، (حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: عورتوں کی سب سے بہتر نماز وہ ہے جو اُن کے گھروں کے اَندرونی حصوں میں ہو۔ 6

ماڈرن طریقہ، اِسلام کا یا کفار کا:

موجودہ دور میں جس طریقے کو ماڈرن وے کہا جاتا ہے، حقیقت میں یہ پرانا اور زمانہ جاہلیت کا طریقہ ہے زمانہ جاہلیت میں عورتیں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے بناؤ سنگھار کیا کرتی تھیں، اپنے بالوں کو کھلا چھوڑ دیتی تھیں، غرض یہ کہ بے حیائی سرعام سرِ بازار ہوتی تھی اور وہ بنتِ حوّا جو حقیقت میں شرم و حیاء کا پیکر تھی درجہ اِنسانیت سے گر کر اپنے مقام کو کھو بیٹھی تو اِسلام ہی اَیسا مذہب ہے جس نے زمانہ جاہلیت کے طریقوں کو ٹھکراتے ہوئے مومنہ خواتین کو زندگی گزارنے اور شرم و حیاء کو قائم رکھنے کے لئے ایک ماڈرن طریقہ عطا فرمایا اور فرمایا کہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اپنی زینت کا اِظہار نہ کرتی پھرو، عام چیز کی طرح بازاروں میں نہ چلتی پھرو کیونکہ تم ایک اَیسی قیمتی چیز کی طرح ہو جس کی حفاظت کی جاتی ہے، محافظ بھی مقرر کر دیئے کبھی بھائی کی صورت میں تو کبھی باپ کی صورت میں کبھی شوہر کی صورت میں تو کبھی بیٹے کی صورت میں۔

پھر جب عورتوں کی طرف سے ماڈل کا تقاضہ ہوا تو جگر گوشۂ سیّد الانبیاء، سیّد المرسلین، حبیبِ کبریاء، خاتم النّبیین، احمد مجتبیٰ، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیاری زندگی کو اُن تمام مؤمنات کے لئے بہترین نمونہ بنا دیا۔

آج عورت جو اپنے مقام سے گر چکی ہے حقارت سے، ذلت و رسوائی کا سبب، شرم و حیاء سے بالکل عاری ہے تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ عورتوں نے اپنی زندگی کا ماڈل اُن مغربی خواتین کو بنالیا ہے کہ جن کا حیاء کے ساتھ دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں۔ آج بنتِ حوّا اپنی حیاء کو کھو بیٹھی ہے۔ ابنِ آدم بنتِ حوا کی عصمت ریزی میں لگا ہوا ہے عزتوں کے جنازے نکل رہے ہیں، ویلنٹائن ڈے، ٹک ٹاک، فیس بک، واٹس ایپ اور مختلف طریقوں سے عورت اپنی خوبصورتی اور بناؤ سنگھار کے اِظہار کے ساتھ اپنی شرم و حیاء کو کھو رہی ہے اور اپنے اَصل مقام کو کھو رہی ہے۔ وہ عورت کہ جس کے قدموں کی آواز کو بھی گھر سے باہر نکلنے سے روکا گیا، آج وہ سرعام سربازار اپنی عزتوں اپنی عصمتوں کا جنازہ نکال رہی ہے اگر عورت اپنے کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کرنا چاہتی ہے اور خدا کے قرب کو حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیاری زندگی کا مطالعہ کرے اور دینِ اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرے اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو گزارے۔

4 ترمذی حدیث: 1173۔ 5 ترمذی حدیث: 2786۔ 6 مسند احمد جلد 6 ص 298۔

اِسلام مزدوروں کے حقوق کا محافظ

ریڈیو پاکستان لاہور سے یکم مئی کو نشر ہونے والی تقریر

ازقلم: پیرطریقت، رہبر شریعت، صوفی باصفا الحاج قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

''حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا ہے، مزدور کو اُس کی مزدوری اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اَدا کرو''۔ 1 یعنی مزدوری دینے میں ٹال مٹول نہ کرو جس وقت دینے کا معاہدہ ہو اُسی وقت دے دو بغیر تاخیر کے۔

توجہ طلب بات! دینِ اِسلام عدل و اِنصاف اور خیر خواہی و بھلائی کو رواج دیتا ہے۔ اِس کارخانۂ حیات کو رواں دواں رکھنے کے لئے ربِّ ذوالجلال والاکرام نے امیر و غریب، عالم اور بے علم اَفراد کی تخلیق فرمائی ہے، علمی، عقلی، جسمانی اور مالی فرق لوگوں کے درمیان قائم ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر اللہ (عزوجل) تمام بندوں میں رزق وسیع فرما دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اَندازے سے اُتارتا ہے، جتنا چاہے۔ بے شک وہ بندوں سے باخبر ہے۔ جو جس کے لائق ہے اُسے عطا فرماتا ہے''۔ (الشوریٰ:27)

اَیسی ہی چند آیاتِ مبارکہ قرآنِ مجید میں ہیں 2 جن میں ربِّ کائنات نے فرمایا ہے: ''اللہ (جل جلالہ) جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے''۔ (الرعد:26)

اگر ہر شخص کو حاجت اور ضرورت سے زیادہ یکساں طور پر وسائلِ رزق عطا فرما دیتا تو اِس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہر کوئی حکمرانی کے ذہن سے جیتا اور کوئی کسی کی ماتحتی قبول نہ کرتا۔ ہر شخص شر و فساد اور غلبہ اور قبضہ میں ایک سے ایک بڑھ کر ہوتا جس سے زمین فساد سے بھر جاتی۔

دُنیا میں ربِّ ذوالجلال والاکرام نے بعض کو بعض پر علم و جسم میں فضیلت عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ طالوت کو بادشاہ بنانے کے بعد قوم کو اُن کے نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) نے اِس کو تم پر برگزیدہ فرمایا ہے اور اِسے علمی اور جسمانی طور پر فضیلت عطا فرمائی ہے''۔ 3 یہ خوبیاں ربِّ کائنات کی اپنی حکمت اور قانون کے مطابق ہیں جس میں مخلوق کی دخل اَندازی نہیں ہے۔ مگر اِس فرق کے باوجود اُس نے عدل و اِنصاف کے نظام کو غالب اور جاری و ساری فرمایا ہے۔ وہ عدل و اِنصاف کو پسند فرماتا اور ظلم کو ناپسند فرماتا ہے جیسا کہ اُس نے اپنی کتابِ لاریب میں فرمایا ہے: ''عدل کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے''۔ (المائدۃ:8) اِسلام عدل و اِنصاف کا نظام عطا فرماتا ہے اِسلام نے اَفراط و تفریط کو چھوڑ کر ایک متوازن نظام پیش کیا ہے جو عین تقاضائے فطرت ہے۔

حصولِ رزق کا جدوجہد سے تعلق ہے۔ محنت اور جدوجہد پر ہی روحانی اور مادی ترقی کا اِنحصار ہے۔ جس طرح قرآنِ مجید میں اِرشادِ ربّانی ہے: ''آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش سے''۔ (النجم:39) پھر رزق کی کمی یا بیشی اِنسان کے کردار کی کسوٹی نہیں ہے بلکہ ''بے شک اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے ہاں تم میں سے عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے''۔ (الحجرات:13) یعنی اَصل پرکھ یہ ہے کہ دولت کے ہوتے ہوئے یا نہ ہوتے ہوئے کس نے فکر و عمل کی صحیح راہ اِختیار کی اور کس نے غلط۔

دُنیا کے نظامِ حیات میں اپنے خاندانی یونٹ کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قانونِ خداوندی اور اِسلامی اَخلاقیات اور شرعی اُصولوں کے مطابق محنت و مشقت کرنا عبادت ہے۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا ہے:- ''حلال کمائی کی تلاش ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے''۔ مگر کمائی کی فرضیت، نماز، روزے کی مثل نہیں کہ نماز روزے کا منکر

---

1 ابن ماجہ ص 187، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 120، مجمع الزوائد جلد 4 ص 98، الترغیب والترہیب جلد 3 ص 23، مشکوٰۃ حدیث نمبر 2987۔ 2 الاسریٰ:30، القصص:82، العنکبوت:62، الروم:37، سبا:39-36، الزمر:52، الشوریٰ:12۔ 3 البقرۃ:247، ''اللہ (عزوجل) نے اِس کو تم پر برگزیدہ فرمایا ہے اور اِسے علمی اور جسمانی طور پر فضیلت عطا فرمائی ہے''۔

کافر ہے اور تارک' فاسق جبکہ بقدرِ ضرورت معاش کی طلب ضروری ہے۔ اِس کا منکر نالائق اور بے وقوف تو کہلا سکتا ہے لیکن اِس کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔

حدیث شریف میں آتا ہے' حضرت سیّدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں' اللہ عزوجل کے نبی (حضرت) داؤد (علیہ السلام) اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے''۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ''حضرت موسیٰ نے اپنے نفس کو اپنی پاک دامنی کی حفاظت اور اپنے پیٹ کی غذا پر' آٹھ یا دس سال اُجرت پر دیا''۔ 4

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے: ''اللہ (جل جلالہ) نے جتنے انبیاء کرام علیہم السّلام بھیجے اُن سب نے بکریوں کی نگہبانی کی ہے''۔ 5

پیشہ کی حقارت مٹانے کے لئے محنت اور مزدوری کی عزت افزائی کے لئے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود بھی اِس کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔

طلبِ معاش اور کسبِ حلال اَیسا مبارک مشغلہ ہے جس میں رَب تبارک وتعالیٰ نے اَنبیاء کرام علیہم السّلام اور عوام کو جمع فرما دیا ہے۔ لہٰذا یہ حکم خداوندی' سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ اور سُنّت اَنبیاء کرام علیہم السّلام ہے۔ اِس لئے کسبِ حلال سُنّت سمجھ کر کرنا چاہئے اِس میں دُنیا کی عزت بھی ہے اور آخرت کی سرخروئی بھی۔ (مرآۃ)

ابنِ جوزی نے المنتظم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا ہے۔ ''حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام ہل جوتتے' حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے' حضرت سیّدنا اِدریس علیہ السلام کپڑے سیتے' حضرت سیّدنا صالح علیہ السلام تجارت کرتے' حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے' حضرت سیّدنا شعیب علیہ السلام و حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام بکریوں کی نگہبانی کرتے اور حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام زرہ بنانے کا کام کرتے تھے جبکہ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام بادشاہ تھے۔ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کل کیلئے کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھتے تھے۔ ہمارے نبی علیہ السلام مقام اِجیاد پر اپنے گھر والوں کیلئے بکریوں کی نگہبانی فرماتے تھے اور اَمّاں حوّا سلام اللہ علیہا اپنے ہاتھ سے کپڑا بُن کر پہنتی تھیں''۔ 6

محنت مزدوری کرنا' ہاتھ سے کما کر کھانا' کوئی کسب اِختیار کرنا' کسی ہنر' فن' کاریگری اور صنعت وحرفت کو ذریعہ معاش کیلئے بطورِ پیشہ اختیار کرنا کوئی معیوب' غلط اور ناپسندیدہ چیز نہیں۔ متعدد انبیاء کرام علیہم السّلام' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین نے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے اور حصولِ روزی کی خاطر کئی پیشوں کو اِختیار کیا۔

اِس سے بڑھ کر کسی مزدور کی عزت اَفزائی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ پیغمبر اعظم ﷺ جن کے نعلین مبارک کو بوسہ دینا حور وغلمان' عرش وکرسی اور لوح وقلم اپنی سعادت سمجھتے ہیں' ایک مزدور کے آبلہ دار ہاتھوں کو اپنے مبارک ہونٹوں سے بوسہ دیتے ہیں۔

حضرت سیّدنا سعد انصاری نامی صحابی رضی اللہ عنہ سے نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مصافحہ فرمایا: تو آپ ﷺ کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے ہیں۔ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے وجہ پوچھی تو اُس نے عرض کیا' میں سارا دن ''پھاوڑے'' سے محنت مزدوری کر کے اپنے اہل وعیال کا پیٹ پالتا ہوں۔ اِس لئے ہاتھ پھٹ گئے ہیں تو آپ ﷺ نے اُس کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا: ''یہ وہ ہاتھ ہیں

4۔ بخاری حدیث نمبر 4713-3417-2072' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2759' شرح السنۃ جلد 8 ص 6' کنز العمال حدیث نمبر 9223' شرح السنۃ جلد 4 ص 203' مرقاۃ جلد 6 ص 4۔ 5۔ ابن ماجہ حدیث نمبر 2149' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 118' بخاری حدیث نمبر 2262' شرح السنۃ جلد 4 ص 400' کنز العمال حدیث نمبر 9243-32234' مشکوٰۃ' 258 باب الاجارہ۔ 6۔ المنتظم فی تاریخ الامم والملوک جلد 2 ص 146۔

جنہیں اللہ (عزوجل) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی محبوب رکھتے ہیں''۔ 7

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ ہاتھ ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی''۔ 8

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں قیامت کے دن تین شخصوں کا مدمقابل ہوں گا ایک وہ شخص جو میرے نام پر وعدہ دے پھر عہد شکنی کرے دوسرا وہ شخص جو آزاد کو بیچے پھر اُس کی قیمت کھائے' تیسرا وہ شخص جو مزدور سے کام پورا لے اور اُس کی مزدوری نہ دے''۔ 9

اِنسانوں سے اپنی مرضی کے اِنصاف کے دعویدار ملک امریکہ کے شہر شکاگو میں محنت کشوں اور مزدوروں نے یکم مئی 1886ء کو اپنے مطالبات کیلئے ایک پُراَمن جلوس نکالا جنہوں نے اَمن کی علامت کے طور پر ہاتھوں میں سفید جھنڈے پکڑ رکھے تھے۔ اُن کا سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا کہ اُن سے (16/18 گھنٹے کی بجائے صرف آٹھ گھنٹے کام لیا جائے)۔ سرمایہ داروں کی اَیجنٹ حکومت نے مزدوروں کے مطالبات ماننے یا اُن سے مذاکرات کرنے کی بجائے پُراَمن جلوس پر چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ کردی جس سے لاتعداد مزدوروں کے خون سے شکاگو کی سڑکیں رنگین ہوگئیں۔ اُن کے سفید جھنڈے خون سے لت پت اور سُرخ ہوگئے۔ یہ سُرخ جھنڈا آج تک شکاگو کے مزدوروں کی جدوجہد کی علامت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یومِ مئی اُنہی امریکی مزدوروں کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ ریلیاں ہوتی ہیں۔ جس سے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ مغرب مزدوروں اور محنت کشوں کا بڑا اقدر دان ہے۔ حالانکہ عملاً اَیسا نہیں ہے۔ مغرب کا سرمایہ دارانہ نظام مزدور کے اِستیصال پر مبنی نظام ہے۔

مزدوروں کے دِن منانے کا رواج اہلِ مغرب کی ایک اِستیصالی سکیم ہے کہ عملاً کسی کے حقوق دَبائے رکھو اور سال بھر میں اُس کے نام کا صرف ایک دِن مناؤ جس میں زبانی کلامی' خالی خولی' لمبی چوڑی' لچھے دار اور جذباتی تقریریں کرلیں' نعرے لگالئے' جلوس نکال دیئے تاکہ کام بھی نکلتا رہے اور مظلوم کا اِستیصال بھی جاری رہے۔ مظلوم کو کچھ دینا نہ پڑے' محض نعروں' ریلیوں اور مظاہروں سے اُن کے پیٹ بھر دیئے جائیں۔ جبکہ اِسلام نے چودہ سو سال قبل مزدور اور سرمایہ دار یا آجر واجیر کے مسئلے کا حقیقی حل بتادیا تھا۔

سورۂ قصص میں حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے حضرت سیّدنا شعیب علیہ السلام کے ہاں آٹھ سال تک کام کرنے کے واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اِرشادِ ربّانی ہے: ''جب آپ (یعنی موسیٰ علیہ السلام) مدین کے پانی پر پہنچے تو دیکھا وہاں پر لوگوں کا ایک گروہ ہے جو اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہا ہے اور دو عورتیں دیکھیں جو اِسی اَنبوہ سے الگ تھلگ اپنے ریوڑ کو روکے ہوئے ہیں۔ آپ نے پوچھا: تم کیوں اِس حال میں کھڑی ہو؟ اُن دونوں نے کہا' ہم پانی نہیں پلاسکتیں جب تک چرواہے اپنے مویشیوں کو لے کر واپس نہ چلے جائیں اور ہمارے والدِ (گرامی) بہت بوڑھے ہیں تو آپ نے اُن کے جانوروں کو پانی پلادیا' پھر لوٹ کر سایہ کی طرف آگئے اور عرض کرنے لگے میرے مالک واقعی میں اِس خیر و برکت کا جو تو نے میری طرف اُتاری ہے' محتاج ہوں۔ کچھ دیر بعد آپ کے پاس اُن دونوں میں سے ایک خاتون شرم وحیاء سے چلتی ہوئی آئی اور آکر کہا کہ میرے والدِ (گرامی) آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ نے ہماری بکریوں کو جو پانی پلایا ہے اُس کا آپ کو معاوضہ دیں اور جب آپ اُن کے پاس آئے اور اپنا واقعہ اُن کے سامنے بیان کیا تو اُنہوں نے کہا فکر نہ کریں' آپ اُن ظالموں سے بچ کر نکل آئے

7 شمس الائمہ سرخسی المبسوط 30: 245 طبع مصر۔ 8 ابن اثیر الجزری: اسد الغابہ 2: 269 طبع تہران استفادہ از مفتیٔ اِسلام سیّد عبدالرؤف شاہ صاحب مدرس اعظم جامعہ یوسفیہ برائے طلبا چائنہ سکیم لاہور۔ 9 بخاری کتاب الاجارہ باثم من منع اجر الاجیر' ابن ماجہ ص 178' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 6 ص 121-14' نصب الرایہ جلد 4 ص 132' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 23۔

ہیں۔ اُن دونوں میں سے ایک خاتون نے کہا' میرے (محترم) باپ اِنہیں اُجرت پر رکھ لیجئے۔ بے شک بہتر آدمی جسے آپ مزدوری پر رکھیں وہ ہے جو طاقتور بھی ہو اور دیانتدار بھی ہو۔ آپ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کو اِن اپنی دو بچیوں میں سے ایک کے ساتھ بیاہ دوں بشرطیکہ آپ آٹھ سال تک خدمت کریں پھر اگر آپ دس سال پورے کریں تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کو مشقت میں ڈالوں۔ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے چاہا تو آپ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے (جو وعدہ پورا کرتے ہیں)''۔ (القصص: 23 تا 27)

اللہ رَبُّ العزّت نے اِس آیتِ کریمہ میں فرمایا ہے: ''مزدور کو طاقتور اور اَمانت دار ہونا چاہیے''۔ اور مزدور کی ذمہ داریوں کو بھی واضح فرمادیا۔ مزدور ایک تو پوری طاقت' محنت اور لگن سے کام کرے اور دوسرا دیانتداری سے کام کرے۔

مالک اور سرمایہ دار کے بارے میں فرمایا: ''مالک مزدور پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے''۔ یعنی دونوں طرف سے خیر خواہی ہونی چاہیے۔ آج آجر و اجیر کے درمیان تنازع (ہڑتال تالہ بندی) کی بنیادی اور اَصلی وجہ کارخانہ دار اور مزدور ہر دو کا خیر خواہی کے جذبہ سے عاری اور خود غرضی کی ذہنیت سے لبریز ہونا ہے۔ آج دُنیا نے مزدور کے جو کچھ بھی حقوق دیئے وہ بامر مجبوری دیئے۔ سرمایہ دار کی ذہنیت اَب بھی وہی ہے جیسے کہ زمانۂ جاہلیت میں تھی کہ مزدور کو اِنسان نہیں سمجھا جاتا تھا کیونکہ اُن کی حیثیت ذاتی جاگیر اور پالتو جانور سے زیادہ نہ تھی۔ وہ صرف خدمت کیلئے ہی پیدا کیے گئے تھے۔ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اِن کمزوروں کے اِنسانی حقوق متعین فرمائے بلکہ مالکوں اور مخدوموں کو بتایا کہ یہ نوکر چاکر اور غلام تمہاری طرح صاحبِ حِس وشعور اِنسان ہیں اور اِنسان ہونے کے ناطے تمہارے بھائی ہیں۔ بعض اِنتظامی مصلحتوں کی بناء پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِنہیں تمہارا ماتحت بنا دیا ہے۔ اِن کے ساتھ وہی سلوک کرو جو اپنے ماں باپ (جائے) بھائی سے کرتے ہو۔

حدیثِ پاک میں ہے' حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک غلام کو ماں کی عار دلائی۔ اُنہوں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت کردی۔ سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھاتے ہوئے فرمایا: اے ابوذر (غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنک!) کیا تم نے اِسے ماں کی عار دلائی ہے؟ بے شک تو اَیسا آدمی ہے جس میں اَبھی تک جاہلیت کی بو ہے۔ اِس کے بعد ایک عام اُصول اور بنیادی تعلیم کے طور پر تاکیدی پیرائے میں فرمایا:- ''تمہارے غلام (نوکر چاکر) تمہارے بھائی ہیں' جنہیں اللہ (عزوجل) نے تمہارے ماتحت اور قبضہ میں کردیا ہے تو جس کا بھائی اُس کے قبضہ میں ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے غلام اور ملازم بھائی کو اُسی کھانے میں سے کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اُسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اُنہیں اَیسے مشکل کام کی تکلیف نہ دو جو اُن کے لئے ناقابل برداشت ہو اور اگر اَیسے کام کی زحمت دینا ناگزیر ہو تو اُس کام میں اُن کا ہاتھ بٹاؤ اور اُن کی اِعانت کرو''۔ 10

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ خاندانی شرافت اور وجاہت کی وجہ سے اپنے آپ کو غریب لوگوں سے برتر سمجھتے تھے تو سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اِس طرح تنبیہہ فرمائی: ''تم اِن غریبوں کے وسیلہ ہی سے مدد اور رزق دیئے جاتے ہو''۔ 11

''حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ شفقت میں حاضر ہوا' عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم خادم کو کتنی بار معاف کریں؟ نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے سکوت

10 بخاری جلد 2 ص 894 (کتاب الادب) طبع دہلوی' بخاری حدیث نمبر 6050' تلخیص الحبیر جلد 4 ص 13' کنز العمال حدیث نمبر 25009' مشکوٰۃ حدیث نمبر 3345' ترمذی حدیث نمبر 1945' مسلم حدیث نمبر 1661' ابوداؤد حدیث نمبر 5158' ابن ماجہ حدیث نمبر 3690' مسند احمد جلد 5 ص 158' مرقاۃ جلد 6 ص 469 (ادارہ)۔ 11 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5232' بخاری حدیث نمبر 2896' مسند احمد جلد 1 ص 173' الترغیب والترہیب جلد 4 ص 149' مرقاۃ جلد 9 ص 420۔

اِختیار فرمایا۔ پھر دوبارہ عرض کیا آپ علیہ الصلوٰۃ و السّلام نے جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: خادم سے ہر روز ستر مرتبہ درگزر کیا کرو''۔ 12؎ آپ ﷺ محنت کشوں کی دعوت کو قبول فرماتے تھے۔ 13؎

کسی محنت کش کی دعوت سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو کس قدر مرغوب تھی وہ اِس واقعہ سے ظاہر ہے:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں‘ کہ ایک درزی نے سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ گیا۔ درزی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو شریف تھا‘ لاکر رکھا۔ میں نے دیکھا کہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پیالہ کی اَطراف سے کدو شریف ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں اُسی روز سے کدو شریف کو پسند کرنے لگا۔ 14؎

گویا محنت کش کے رزق سے جو پکا وہی محبوبِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھا۔ آپ ﷺ کو یہ بھی مطلوب تھا کہ اُن کی اَولاد کی نشوونما محنت کش کے ہاں ہو۔ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کے لوہار کی بیوی اُمّ سیف کو رضاعت کیلئے سپرد کردیا تھا۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ (ﷺ) وہاں تشریف لے جاتے تو میں بھی ہمراہ رہتا۔ گھر میں دھواں بھرا ہوتا مگر قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اَندر تشریف لے جاتے کیونکہ (حضرت سیّدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی رضاعی والدہ کے شوہر لوہار تھے۔ 15؎

آزاد یا ملی جلی معیشت والے ملکوں میں کارخانہ دار اور مزدور کے درمیان کشمکش عموماً اُجرت‘ اَوقاتِ کار‘ شرائطِ محنت کے تعین اور صنعتی پالیسی پر کنٹرول سے متعلق ہوتی ہے۔ جدید دَور میں مزدوروں کو معاشرہ میں باوقار مقام دِلانا اور اُن کے معاشی مسائل کے حل کا سہرا کمیونزم کے خالق کارل مارکس کے سر باندھا جاتا ہے۔ حالانکہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کارل مارکس کی پیدائش سے تقریباً ایک سو سال قبل اور انقلاب سے بھی پچاس سال پہلے اپنی مشہور تصنیف **حجۃ اللہ البالغہ** میں نہ صرف اِنسان کے معاشی مسائل کی نشاندہی کی ہے بلکہ راہنما اُصول‘ اِقتصادیات کا اِسلام سے اِستخراج کیا۔ جو آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ اِن میں سے چیدہ چیدہ یہ ہیں:-

(1) دولت کی اَصل بنیاد محنت ہے‘ (2) مزدور اور کاشت کار قوت کا سبب ہیں‘ (3) مزدور‘ کاشت کار اور دماغی کام کرنے والے ہی دولت کے اَصل مستحق ہیں۔ اِن کی خوشحالی ملک کی خوشحالی ہے۔ جو نظام اِن قوتوں کو دبائے اِسے ختم کردیا جائے‘ (4) اَیسا معاشرہ ختم ہوجانا چاہئے جو محنت کی صحیح قیمت اَدا نہ کرے‘ (5) ضرورت مند مزدوروں کی کم اُجرت پر رضامندی قابل قبول نہیں جب تک اِس کی محنت کی وہ قیمت اَدا نہ کی جائے جو اِمداد باہمی کے اُصول پر مبنی ہو‘ (6) اَوقات کار محدود ہوں تاکہ مزدوروں کو اَخلاقی اور رَوحانی اصلاح کیلئے وقت مل سکے۔

اِس طرح اِسلام میں معاشی و معاشرتی عدل و اِحسان کی بنیاد پر ہی مزدور و آجر کے باہمی تعلقات اور ملک کی خوشحالی کی عمارت قائم کی جاتی ہے۔

مزدور و آجر کے درمیان سب سے بڑی وجہ کشمکش اُجرت ہوتی ہے۔ اِسلام میں اِس کا سہ رُخی حل یہ ہے کہ: (الف) اُجرت معقول ہو۔ (ب) اُجرت طے ہو۔ (ج) اُجرت جلد اَدا ہو۔

12؎ مشکوٰۃ کتاب النکاح‘ باب النفقات وحق المملوک ص 292۔ 13؎ مشکوٰۃ کتاب النکاح‘ باب النفقات وحق المملوک ص 292 حدیث نمبر 3367‘ مرقاۃ جلد 6 ص 484‘ ابوداؤد حدیث نمبر 5164‘ مسند احمد جلد 2 ص 111‘ کنز العمال حدیث نمبر 25084 (ادارہ)۔ 14؎ بخاری جلد 2 ص 281۔ 15؎ ابن سعد جلد 1 ص 136۔

مزدور کی جائز ضروریات سے آجر کو غافل نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ خود تو وسیع و عریض کوٹھیوں میں مقیم ہو اور مزدور جو اِس کے نظامِ معیشت میں اِس کا رفیق ہے' آسمان کی چھت کے نیچے گزر بسر کرے۔ مکان کے علاوہ مزدور کے بچوں کی مناسب تعلیم کا اہتمام بھی ہونا چاہئے۔ اُجرت اِتنی ہو کہ وہ اَچھا کھا پی سکے تاکہ اُس کی صحت پر خوشگوار اَثر پڑے۔ صحت مند مزدوروں کی اِستعداد کار زیادہ ہوگی تو اِس کا مجموعی طور پر تمام نظامِ معیشت پر اچھا اَثر مرتب ہوگا۔ یہ دُرست ہے کہ مزدور کی اُجرت کے تعین کا معیار مزدور کی فنی صلاحیت اور ملک کی عام معاشی حالت پر منحصر ہے اور اِس بات پر بھی کہ کارخانۂ عمل' پیدائشِ خام مال اور مشینری کے حصول میں کس قدر تیز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عصرِ حاضر میں مزدور و آجر کے اَخلاقی مسائل معاشی مسائل میں اِس قدر مدغم ہوگئے ہیں کہ انہیں جدا کرنا مشکل ہے۔ پھر بھی اِن گھمبیر مسائل کی شدت اِسلامی عدل و اِحسان کے آفاقی اُصولوں کی روشنی میں ختم یا کم کی جاسکتی ہے۔

صنعتی مزدور کی اُجرت تو طے ہوتی ہے مگر عام مزدور کی اُجرت طے کرنے میں لوگ بسا اَوقات تساہل سے کام لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ریلوے اسٹیشن کے قلی سے اُجرت طے نہیں کی جاتی جو بعد میں باعثِ نزاع ہوتی ہے۔ دینے والا سرکاری طور پر معینہ اُجرت دیتا ہے جبکہ قلی رَواج کے مطابق زیادہ لینے پر اِصرار کرتا ہے۔ یہاں اُجرت رَواج کے مطابق دینی چاہئے یا پھر پہلے قلی کو آگاہ کردیا جائے کہ اَدائیگی مقررہ شرح پر ہوگی۔

بعض مرتبہ یوں بھی ہوتا ہے کہ سیمنٹ کی کمیابی کی وجہ سے تعمیری کام ملتوی ہوجاتے ہیں اور مزدور بے کار ہونے کی وجہ سے کہیں نصف اُجرت پر کام کرنے کو تیار ہوجاتے ہیں۔ اِس کے برعکس جب مزدوروں کی کمی واقع ہوجاتی ہے تو نرخ بڑھا دیتے ہیں۔ یہ دونوں حالتیں دُرست نہیں۔ ہر حالت میں مروجہ اُجرت ہی لینی اور دینی چاہئے۔ اُصولِ طلب و رسد کا بہانہ بنا کر اِستیصال کرنا تقویٰ کو مجروح کرتا ہے۔ اس سے بھی بُری بات دیہات میں مشاہدہ میں آتی ہے۔ بڑے زمیندار گاؤں کے کسی بھی آدمی سے بلا اُجرت کام لیتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں فلاں جگہ جاؤ۔ فلاں کام کردو۔ جبکہ کسی شخص سے بلا رضامندی اور بلا معاوضہ کام لینا گناہ ہے۔ اور اُس کی حق تلفی کے مترادف ہے۔

قرآنِ مجید کی سورۃ القصص آیت نمبر 25 میں حضرت سیّدنا شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کا مقولہ مذکور ہے۔ اُنہوں نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا: ''میرے والد (گرامی) آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ کو ہمارے جانوروں کو پانی پلانے کی اُجرت دیں''۔

اِس اِرشادِ مبارک سے واضح ہوا کہ مزدور کو اپنی اُجرت طلب کرنے سے پہلے ہی اُجرت اَدا کردی جائے۔ اَدائیگی اُجرت میں عجلت کس قدر مستحسن ہے' وہ اِس حدیث پاک سے بھی ظاہر ہے۔ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزدور کی اُجرت اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اَدا کردو''۔ [16]

رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مختصر اور بلیغ جملہ آجر اور مزدور میں صفائی معاملات اور صلح و آشتی کے اِستحکام کی پیش بندی ہے۔ مزدوری کی جلد اَدائیگی پر جہاں اِس قدر اِہتمام ہے وہاں عدم اَدائیگی میں کیا صورت ہوگی' اِس کی جھلک اِس حدیث شریف سے نمایاں ہوتی ہے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ عزوجل فرماتا ہے قیامت کے روز میں تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا۔ ایک تو اُس شخص سے جس نے میرے نام پر عہد کیا پھر اُس کو توڑ ڈالا۔ دوسرا

16۔ ابن ماجہ ص 187 'السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 120 'مجمع الزوائد جلد 4 ص 98 'الترغیب والترہیب جلد 3 ص 23 'مشکوٰۃ حدیث نمبر 2987۔

اُس شخص سے جس نے آزاد اِنسان کو فروخت کر دیا۔ تیسرے اُس شخص سے جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا' اُس سے پورا پورا کام لیا اور پھر مزدوری نہ دی۔ 17ۂ

جو شخص اللہ عزّوجلّ اور سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی نگاہِ اَطہر میں موردِ اِلزام ہو' اُس کے بچنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ اُجرت کی بہت کم اَدائیگی بھی عدم اَدائیگی کے مترادف ہوتی ہے۔ صنعت کار کا معقول عذر کے بغیر مل یا فیکٹری بند کرنا بھی اِسی ضِمن میں آئے گا۔ آجر کو اِس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اُجرت پوری دے اور مطالبہ سے پیشتر ہی اَدائیگی کر دے۔

جہاں مزدوروں کے کچھ حقوق ہیں وہاں اُن پر کچھ فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ اَہم ترین فرائض یہ ہیں: (1) محنتی اور دیانت دار ہوں' (2) پُراَمن صنعتی اِرتقاء میں مُمِدّ و معاون ہوں۔

قرآنِ حکیم میں مزدور کی محنت اور دیانت داری کے ساتھ ساتھ اِس کی جسمانی صلاحیتوں اور اُن کو بروئے کار لانے کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کیلئے حضرت سیّدنا شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کے اِس قول سے ظاہر ہے: ''بیشک بہترین آدمی جسے آپ ملازم رکھیں' وہی ہوسکتا ہے جو مضبوط اور اِیمان دار ہو''۔ (القصص:26) توانا جسم اِستعداد کار میں اِضافہ کا سبب بنتا ہے اور دیانت داری اِحساس فرض کو اُجاگر کرتی ہے۔ لہٰذا ایک مزدور کو چاہئے کہ وہ اپنے اَندر دونوں صِفات مجتمع کرے۔

حقوق العباد میں جو شخص مقررہ حق کی اَدائیگی میں کمی کرتا ہے' وہ تطفیف کا مجرم ہے۔ اگر مزدور عمداً سُستی سے کام کرتا ہے' وقت ٹالتا ہے یا وقت کا کچھ حصّہ نجی کاموں میں صرف کرتا ہے تو اِس کا یہ عمل تطفیف کے حکم میں آتا ہے۔ اَیسی روزی حرام ہوگی۔

قرآنی اُصولِ ہدایت یعنی تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ جہاں اپنے اور غیر کے حق میں حدِ فاصل ہو' وہاں اِحتیاطاً اِس حد سے پیچھے رہا جائے۔ نقصان کا اِحتمال ہو تو اپنا ہو۔ تول کا معاملہ ہو تو تولنے والا اِحتیاط کے طور پر پلڑا جھکا کر دے اور مزدور معینہ اور طے شدہ وقت میں جانفشانی سے کام کرے۔ مذکورہ بالا حدیث شریف کہ (مزدور کی اُجرت اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اَدا کرو)۔ میں آجر و مزدور دونوں کیلئے ہدایت ہے کہ آجر تو مزدوری جلد اَدا کرے اور مزدور اِنتہائی محنت و جانفشانی سے کام کرے کہ پسینہ تک بہادے۔

حضرت سیّدنا ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا ذریعہ معاش مزدوری تھا۔ بسا اَوقات وہ اِس بناء پر مزدوری لینے سے اِنکار کر دیتے تھے کہ کہیں اِن سے کام میں تطفیف یا تساہل نہ ہوگیا ہو۔

ہمارے معاشرے کا اَلمیہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے حقوق کی فکر ہے دوسروں کے حقوق کا قطعاً کوئی خیال نہیں۔ مالک چاہتا ہے کہ میرے کام پورے ہونے چاہئیں' مزدوروں کی آسائش اور حقوق کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اِسی طرح مزدور طبقہ بھی یہ چاہتا ہے کہ ہمیں ہمارے حقوق پورے پورے ملنے چاہئیں مالک کے کام کی کوئی فکر نہیں کہ اُس کو بھی کسی طریقے سے پورا کرنا ہے اگر مالک کی نگرانی ہے تو کام میں مشغول ہیں ورنہ اپنی گپوں میں مصروف ہیں۔ پاکستانی معاشرہ میں کام چوری اور ہڈحرامی مزاج بن چکا ہے۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ

دُعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے فرائض نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تمام امت مسلمہ کو رمضان المبارک کا مہینہ مبارک ہو
مینجمنٹ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر

17ۂ بخاری کتاب الاجارہ باثم من منع اجر الاجیر' ابن ماجہ ص 178' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 121-14' نصب الرایہ جلد 4 ص 132' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 23۔

حضرت حافظ بابا محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: صوفی رحمت علی نوری

تعارف:

حضرت بابا حافظ محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ایک بلند پایہ ولی اللہ تھے۔ آپ کی بیعت حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور اُن کے اولین مریدین میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے اُس زمانے میں ہوئی تھی جب وہ ملتان سے دہلی اپنے پیرومرشد خواجہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی اَوشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغرضِ زیارت جارہے تھے۔

اِسی ملاقات میں آپ نے حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور سلطنت اور حکومت کو چھوڑ کر حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے لگے۔ پھر ایک طویل مدت تک اپنے شیخ کی صحبت میں رہے۔ یہ وہی زمانہ تھا جب حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دہلی حاضر ہوتے تھے۔ حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِن دونوں بزرگانِ دین کی بارگاہ میں حاضری دی اور اُن کے فیوضات سے بہرہ مند ہوئے۔ اِس کے بعد جب حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے اِرشاد عالیہ کے مطابق دُنیا کے بہت سے ممالک (ایران، عراق، شام، اُردن، بیت المقدس اور عرب کے علاوہ افغانستان اور ترکستان) کی سیر و سیاحت کو نکلے تو حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں رفیقِ سفر رہے۔ اِس سفر کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے اولیائے کرام اور جلیل القدر بزرگانِ دین کی زیارت کی۔

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت ملی آپ کی خلافت کا زمانہ بھی وہی ہے جب حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت ملی۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ وقت حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزرا ہے جب بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو تبلیغ دین اور اشاعت اِسلام کے فرائض تفویض کیے گئے۔ بہت سے تبرکات عطا کرتے ہوئے اُن کو پاک پتن شریف سے رخصت کر دیا اور پاک پتن سے 18 کوس کے فاصلے پر حویلی لکھا سے 5 کوس مشرق کی جانب قیام کا حکم ملا۔ جہاں ایک ہندو برہمن راجہ ہوڈی حکمران تھا جو ایک ظالم اور بدفطرت حکمران تھا۔ یہ تمام علاقہ کفر و شرک اور جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام بقیہ زندگی یہیں گزاری اور ایک قلیل مدت میں ہی کفر و شرک کے اندھیروں کو دُور کر کے دینِ حق کی شمع کو روشن کر دیا جس سے لوگوں کے دِل نور اِسلام سے منور ہونے لگے۔ آپ کا وصال بھی یہاں ہوا۔ آپ کا مزارِ اقدس یہیں مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد اِردگرد کے چھ دیہاتوں میں آباد ہے جن کا پیشہ زمینداری اور کاشتکاری ہے۔ دیہاتوں کے نام ہیں (1) گنجو طاہر (2) ٹیلاہنی (3) بونگی طاہر (4) طاہر کلاں (5) طاہر خورد (6) لدھے وال یہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں واقع ہیں۔

حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے اِبتدائی حالات:

ریاست اَنند پور کے حکمران راجہ کرپال کے آباؤ اَجداد جو حضرت عبداللہ قریشی ہاشمی شہید کی اولاد تھے تقریباً سوا تین سو سال تک ہندوستان کے مختلف علاقہ جات میں سکونت تبدیل کرتے پھرے اور ایک طویل عرصہ تک خانہ بدوشی کی زندگی گزارتے رہے مگر جب محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لگاتار حملوں سے ہندو راجاؤں کا غرور اور تکبر خاک میں ملا دیا تو مسلمانوں کو حوصلہ ملا۔ اِس کے نتیجہ میں مسلم ریاستیں قائم ہوئیں۔ اُن ریاستوں کا مرکز دہلی کو بنایا گیا۔ بہت سے راجے دہلی کی مرکزی حکومت کے باجگزار بن گئے۔ ریاست اَنند پور کے حکمران بھی دہلی کی اِسلامی سلطنت کے ماتحت تھے اور اِس کے باجگزار تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اِبتدائی حالات کے بارے میں زیادہ معلومات پردۂ اِخفا میں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا سن تقریباً 1192ء کے لگ بھگ ہے۔ اَلبتہ جب آپ اَنند پور کے حکمران بنے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ شباب کا تھا۔ خوب ڈیل ڈول قد وقامت والے نوجوان تھے۔ حسن وخوبصورتی میں یوسفِ ثانی' رعب ودبدبہ چہرے سے عیاں تھا۔ سخت گیر طبع کے مالک' نشہ جوانی میں مست' سیر وسیاحت کے شوقین اور گھڑسواری کے مشّاق شاہسوار تھے۔

فقراء (حضرت بابا فرید رحمہ اللہ تعالیٰ) سے ملاقات:

ایک دن حسبِ معمول صبح سویرے شکار کے لئے نکلے۔ خدام اور حفاظتی گارڈز کا دستہ بھی ساتھ تھا۔ واپسی پر اپنی چراگاہوں سے گزرتے ہوئے سایہ دار درخت کے نیچے کچھ فقیر بیٹھے ہوئے دیکھے۔ حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھا کہ چور بیٹھے ہیں جو موقع ملتے ہی گھوڑے چوری کر کے لے جائیں گے۔ فوراً اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اِن کو گرفتار کر کے دربار میں حاضر کیا جائے اور آپ محل کی طرف چل دیئے مگر گھوڑا اُرک گیا بہت کوشش کی مگر گھوڑا نہ چل سکا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو سپاہی اِن فقیروں کے پاس اَدب کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ کو غصہ آیا اور واپس مڑ پڑے جیسے جیسے نزدیک جا رہے تھے دِل کی کیفیت بدلتی گئی۔ جب فقیروں کو دیکھا تو نہایت اَدب سے سلام کیا۔ تمام شیخی وغصہ ختم ہو چکا تھا۔ دِل کی بیتابی اور تڑپ نے بے چین کیا۔ فقیروں میں سے ایک نے نگاہ اُٹھائی اور طاہر کے سلام کا جواب دیا۔ یہ فقیر اُس دَور کے قطبِ زماں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے ساتھ حضرت سیّد جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ' شیخ عثمان مروندی المعروف سخی لعل شہباز رحمۃ اللہ علیہ اور مخدوم غوث بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ ملتانی کی جماعت تھی۔

آپ نے اپنے عمل کی معذرت مانگی اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑے اور ندامتِ شرمندگی کا اِظہار کیا۔ معاف کر دیا گیا اور نگاہِ فیض کی گئی اور وہیں بیعت بھی ہو گئے۔ اپنے سپاہیوں کو کہہ کر والد اور بھائیوں کو اِن اشخاص کی زیارت کے لئے بلوایا۔ والد اور بھائی آئے اُنہوں نے بھی بیعت کی اور پرانے ناموں کی بجائے نئے نام اُن فقیروں کی بدولت ملے۔ جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام کرپال کی بجائے شیخ محمد اور چھوٹے بھائی کا نام اَیمن رکھا گیا۔ یہ فقیروں کی جماعت دہلی جا رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ دینے کی درخواست کی جو منظور ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ساتھ دہلی چلے گئے۔

سلطنت کے اُمور اَیمن کے سپرد کئے گئے۔ آپ نے سلطنت وحکومت کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا پھر کبھی واپس نہ لوٹے۔ اَیمن نے ایک نیا شہر بسایا جس کا نام اَیمن آباد رکھا گیا یہ شہر آج بھی ضلع گوجرانوالہ میں موجود ہے۔

خلافت:

سیر وسیاحت سے واپسی پر آپ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں مصروف رہے۔ دہلی میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ قطب عالم قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ وَر ہوتے رہے۔ پھر آپ کے پیرومرشد حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے نوازا تو اُسی روز حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خلافت سے نوازا۔

وصالِ حضرت بابا طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ کے وصال کا سن حضرت بابا فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے 5 سال قبل ہے۔ حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک سن 659 ہجری ہے۔

عرس مبارک:

حضرت بابا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال بڑی عقیدت واحترام کے ساتھ 10 شعبان المعظم کو منایا جاتا ہے۔ شیخ المشائخ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تین سال تک خود تشریف لا کر عرس مبارک کی تقریبات منعقد فرماتے رہے۔

ماہِ رمضان المبارک!

رحمتوں کا نزول۔۔۔۔۔۔نیکیوں کی بہار۔۔۔۔۔۔
دوزخ سے نجات۔۔۔۔۔۔ایمان وتقویٰ کا حصول

دین اسلام سے پیار

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:۳)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے اُنہیں جو دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا قطب جلی، پیرطریقت رہبرِ شریعت نیرِ اوجِ شرافت، زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنافی الرسول حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیرِ اسلام مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

بانی: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

22 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں، مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج و معالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء وطالبات کی خوراک و تعلیم و تربیت، اصلاحِ مسلم، دعوتِ دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات و خدمات

- مساجد، مدارس
- جامعات و سکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت و تبلیغ
- اشاعت کتب و رسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار و سحر و اجتماعی اعتکاف
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی امداد (برائے قدرتی آفات)
- اجتماع اور محافل کا انعقاد
- غرباء و مساکین کی امداد
- دارالافتاء

پروجیکٹ	تعداد	ماہانہ خرچہ/کم و بیش
مساجد	10	دس لاکھ روپے
جامعات (برائے طلباء وطالبات) و ہوسٹل	16	بارہ لاکھ روپے
ایمبولینس سروس	3	پچاس ہزار روپے فی کس
نگینہ ہسپتال	1	ڈیڑھ لاکھ روپے
فری آئی و میڈیکل کیمپوں کا قیام	ششماہی	پانچ لاکھ روپے
افطار و سحر	فی کس	تین ہزار روپے
دعوت و تبلیغ	کتب	ساٹھ ہزار روپے
نگینہ دارارقم سکول	1	اڑھائی لاکھ روپے
غرباء و مساکین کی امداد	صدقات و زکوٰۃ	پچاس ہزار روپے
طالب علم (کھانا ہاسٹل)	فی کس	پچیس سو روپے

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں خدمت انسانیت، رضائے الٰہی اور بہترین صدقہ جاریہ کے لئے اپنے

عطیات، صدقات زکوٰۃ اور فطرانہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو دیجئے

آپ کے عطیات، صدقات وزکوٰۃ، فطرانہ کے ذریعے یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور طلباء وطالبات کی خدمت بہت بڑی سعادت ہوگی۔ آپ یہ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی وانجمن کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں براہِ راست سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کروا سکتے ہیں

مینجنگ ڈائریکٹر: پیرطریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ **بشیر احمد یوسفی** (ایم۔اے)
سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجرپورہ شریف لاہور
0313-3333777

ناظم اعلیٰ: خادم دین اسلام مفتی حافظ صاحبزادہ **خلیل احمد یوسفی** ایم فل
0321-8868693

سوسائٹی اکاؤنٹ نمبرز

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کاچھو پورہ لاہور

سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 01934299001 برانچ مال روڈ لاہور

انجمن اکاؤنٹ نمبر

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں: IBAN:PK50SCBL0000001710981 01